مسائل سفر

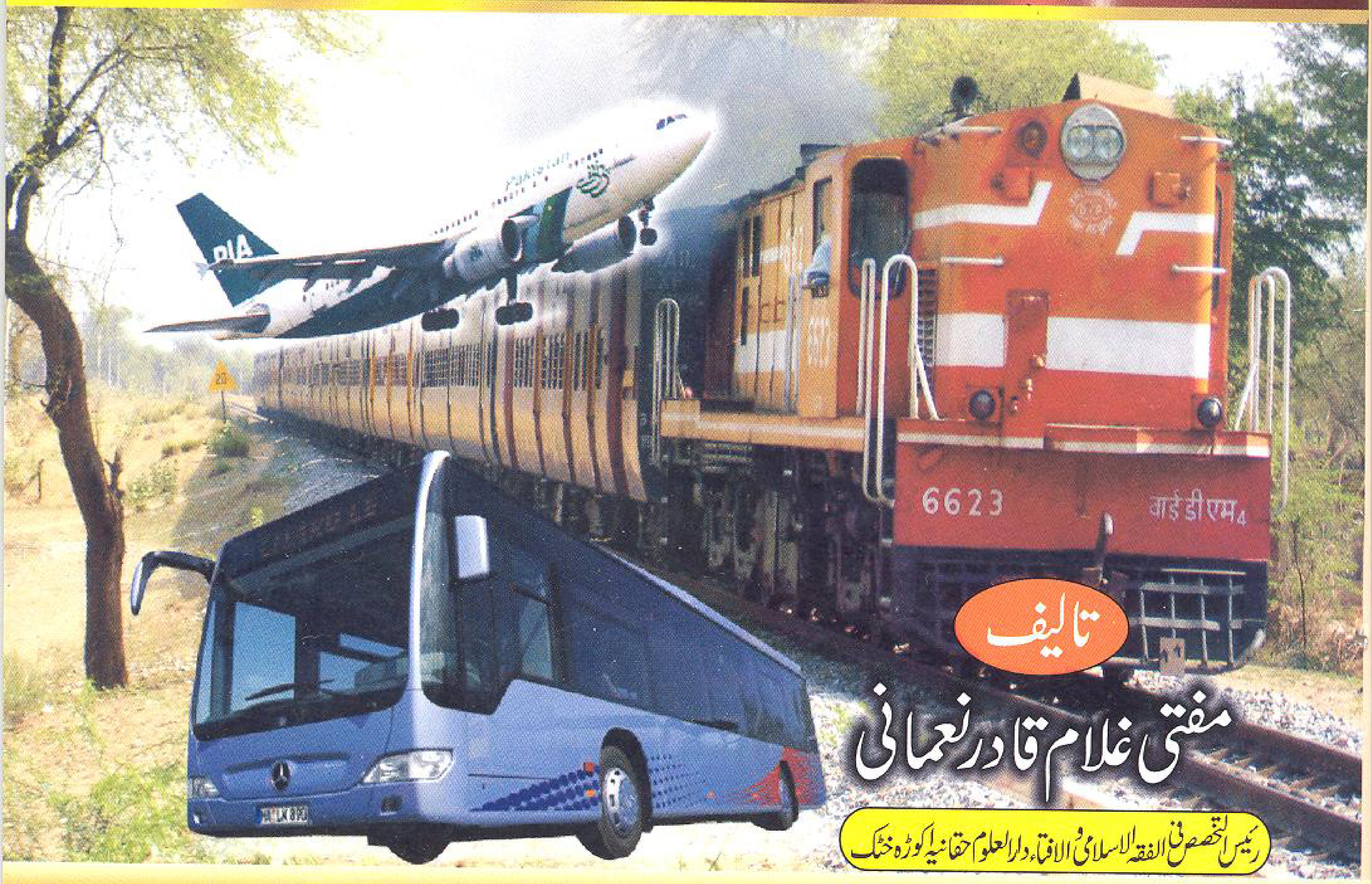

تالیف

مفتی غلام قادر نعمانی

رئیس التخصص فی الفقہ الاسلامی و الافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مؤتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

مسائل سفر

اردو

اس کتاب میں بحری، بری اور ھوائی سفر میں درپیش مسائل کے مفصل
اور مدلل فتویٰ جات مستند کتابوں سے لئے گئے ہیں جس کے مطالعہ
سے سفر کے مسائل سمجھنے میں بہت حد تک مدد ملتی ہے

تالیف

مفتی غلام قادر نعمانی ایم اے اسلامیات

ایم اے عربی پشاور یونیورسٹی

رئیس التخصص فی الفقہ الاسلامی، والافتاء

جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ناشر: موتمر المصنفین: دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب: مسائل سفر

تالیف: مولانا مفتی غلام قادر نعمانی

ضخامت: ٦٢

تعداد: ١٠٠٠

قیمت:

ایڈیشن: اشاعت سوم

www.e-iqra.info

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

فہرست مضامین

نمبر شمار	فہرست مسائل	صفحہ نمبر
۱	تقریظ ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب مدنی	۷
۲	تقریظ حضرت مولانا حافظ محمد انوار الحق صاحب	۸
۳	صاحب کتاب کا مختصر تعارف	۹
۴	مقدمہ	۱۱
۵	کس کو مسافر کہا جا سکتا ہے؟	۱۳
۶	وطن اصلی اور وطن اقامت کی وضاحت	۱۴
۷	مسافت سفر ۴۸ میل ہے	۱۶
۸	وطن اصلی اور وطن اقامت میں قصر نماز کا حکم	۱۶
۹	وطن اصلی میں صرف زمین رہ جانے سے وطن اصلی نہیں رہتا	۱۷
۱۰	حدود شہر سے نکلنے پر حکم قصر شروع ہوگا	۱۸
۱۱	اتصال آبادی کا معیار	۱۹
۱۲	جس جگہ جائیداد ہے وہاں قصر نماز پڑھے یا پوری؟	۲۰
۱۳	صرف زمین خریدنے سے وطن نہیں بنتا	۲۱
۱۴	باپ بیٹے کے گھر اور بیٹا باپ کے گھر مسافر ہے یا مقیم؟	۲۱
۱۵	جہاں باپ مقیم ہو بالغ بیٹا پندرہ دن کی نیت کے بغیر قصر کریگا	۲۲

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

نمبر شمار	فہرست مسائل	صفحہ نمبر
۱۶	جس شخص کی سکونت دو جگہ ہو وہ نماز کس طرح پڑھے گا؟	۲۲
۱۷	مکہ اور منی میں نیت اقامت	۲۳
۱۸	جس راستہ سے سفر ہو، اسی کا اعتبار ہے	۲۴
۱۹	رات جائے قیام پر گزرے اور دن میں چکر لگائے تو کیا حکم ہے؟	۲۴
۲۰	بلانیت سفر نماز میں قصر نہیں	۲۵
۲۱	چلتے پھرتے تاجر کی نماز کا حکم	۲۵
۲۲	مسافت طے کرنے سے پہلے سفر ختم کرنے کا حکم	۲۶
۲۳	جو شخص ہمیشہ سفر میں رہے	۲۶
۲۴	جنگل میں اقامت کی نیت کرنے کا حکم	۲۷
۲۵	سفر میں قصر نماز پڑھنے کے وجوب کی دلیل	۲۸
۲۶	سفر شرعی میں قصر نماز نہ پڑھنے کا حکم	۲۸
۲۸	پہلا وطن اصلی وطن کے حکم میں ہے یا نہیں؟	۲۹
۲۹	سفر میں وتر پڑھنے کا حکم	۳۰
۳۰	کونسی نماز میں قصر ہے؟	۳۰
۳۱	مسافر نے سہوا پوری نماز کی نیت کرلی	۳۰
۳۲	مسافر نے سہواً پوری نماز پڑھ لی	۳۱
۳۳	درحالت سفر جانب قبلہ میں شک پڑگیا	۳۱
۳۴	امام مسافر نے قصداً چار رکعت نماز پڑھ لی تو مقتدی	۳۳

www.e-iqra.info

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

نمبر شمار	فہرست مسائل	صفحہ نمبر
	کی نماز نہیں ہوئی	
۳۵	مقیم امام کا مسافر اقتداء کرے تو کتنی رکعت کی نیت کرے	۳۳
۳۶	مقیم مقتدی کا مسافر امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا حکم	۳۴
۳۷	مقیم کے پیچھے مسافر کی نماز فاسد ہوگئی تو دو رکعت لوٹائے	۳۴
۳۸	سفر کی قضا نمازوں کی ادائیگی حضر میں	۳۵
۳۹	حضر کی قضا نمازوں کی ادائیگی سفر میں	۳۵
۴۰	ڈرائیور قصر پڑھے گا یا پوری نماز	۳۶
۴۱	کم مسافت سمجھ کر پوری نماز پڑھتا رہا بعد میں معلوم ہوا کہ مسافت کم تھی	۳۶
۴۲	زیادہ مسافت سمجھ کر قصر نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ مسافت قصر نہیں	۳۷
۴۳	سفر میں ظہر اور عصر کو ایک وقت میں پڑھنے کا حکم	۳۷
۴۴	غیر مقلدین (اہل حدیث) کا تین میل پر قصر کرنا اور ان کی مستدل حدیث کا مطلب	۳۸
۴۵	سفر میں روزے کا حکم	۳۹
۴۶	صدر اور وزیر اعظم کے سفر کا حکم	۳۹
	نوکر کو مالک کی نیت کا علم نہ ہو	۴۰
۴۷	سفر میں عورت شوہر کے تابع ہے	۴۱

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

نمبر شمار	فہرست مسائل	صفحہ نمبر
۴۸	سرکاری ملازم جو ساٹھ ستر میل کے اندر دورہ کرتا ہے	۴۱
۴۹	جہاں نکاح ہوا کیا وہ مطلقاً وطن اصلی کے حکم میں ہے	۴۲
۵۰	خسر کا گھر وطن اصلی نہیں	۴۲
۵۱	کیا عورت کو شادی کے بعد وطن اصلی میں قصر کرنا ہوگا	۴۳
۵۲	بغیر ارادہ اتفاق سے پندرہ دن رہ جائے تو کیا حکم ہے؟	۴۳
۵۳	میدان جنگ کے مجاہد و سپاہی کے قصر کا حکم	۴۴
۵۴	جنگی قیدیوں کے لئے قصر کا حکم	۴۵
	عورت کا وطن اصلی	۴۶
۵۵	ریل گاڑی اور بس میں نماز	۴۶
۵۶	نماز پڑھتے وقت ریل قبلہ سے پھر گئی	۴۷
۵۷	حالت نماز میں ریل روانگی کی سیٹی دیوے	۴۷
۵۸	نماز مغرب پڑھ کر ہوائی جہاز میں سوار ہوا اور آفتاب دوبارہ نظر آنے لگا	۴۸
۵۹	ہوائی جہاز میں دن بہت بڑا یا بہت چھوٹا ہو جائے تو نماز و روزے کا حکم	۴۹
۶۰	مسافتِ قصر در سفرِ ہوائی جہاز	۵۱
۶۱	ہوائی جہاز میں نماز کا حکم	۵۱
۶۲	بحری جہاز کے ملازمین کے قصر یا اتمام کا حکم	۵۳

www.e-iqra.info
Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

صفحہ نمبر	فہرست مسائل	نمبر شمار
۵۴	وطن اقامت میں سامان موجود ہونے سے سفر باطل نہیں ہوتا ہے	۶۳
۵۵	سفر مع ترک انتقال سے وطن اقامت باطل نہیں ہوتا	۶۴
۶۱	تبلیغی جماعت کی تشکیل کا حکم	۶۵
۶۳	سفر کی حالت میں سنتوں کے پڑھنے کا حکم	۶۶
۶۷	مدرسہ میں طلباء کے قیام کا حکم	۶۷
۶۸	قارئین حضرات سے گزارش	۶۸

☆.....☆.....☆
☆.....☆
☆

www.e-iqra.info

تقریظ

از حضرت العلامہ شیخ الحدیث ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب مدنی دام ظلہ العالی

ان الحمد للہ۔ رب ذوالجلال نے ہر دور میں اپنے دین مقدس کی حفاظت و بقاء اور نشر و اشاعت کے لئے رجال کار پیدا کئے ہیں، کہ وقتاً فوقتاً امت مسلمہ کو اسلام کے احکامات و مسائل سے روشناس کرتے رہیں گے۔ اس وقت میں کہ ہر آدمی شاہ سوار سفر ہے، اور بہت جلد جدید وسائل سے منازل طے کرتے ہیں، اس دور میں جدید وسائلِ سفر کے ساتھ جدید مسائلِ سفر کی بھی شدید ضرورت ہے۔ اس شدید ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے ایک شاگرد فاضل مفتی غلام قادر نعمانی صاحب ''رئیس دارالافتاء جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک'' نے ان جدید مسائل کا ایک مجموعہ مستند حوالہ جات کے ساتھ مرتب کیا ہے، کہ ہر خاص و عام کے لئے سفری مسائل میں بہت ضروری اور زیادہ مفید و کارآمد ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ فاضل موصوف کو جزائے خیر اور مزید تحقیق کی توفیق دیں۔

سید شیر علی شاہ عفی عنہ۔

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

تقریظ

از حضرت العلامہ مولانا حافظ محمد انوار الحق صاحب

استاذ حدیث نائب مہتمم دارالعلوم حقانیہ کوڑہ خٹک۔

نحمده ونصلی علی رسوله الكريم

سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دور میں ایسا لگتا ہے کہ گویا اس کارخانہ عالم کا ہر فرد کسی نہ کسی صورت میں پابہ رکاب اور ہر وقت رختِ سفر باندھ کر اپنے مقصد کے حصول کے لئے رواں دواں ہے۔ یہی حالت مسلم معاشرہ سے تعلق رکھنے والے اکثر و بیشتر مسلمانوں کی بھی ہے کہ ان کے عمر کا بیشتر حصہ بھی سفر اسفار کے جھمیلوں میں گزر رہا ہے۔ اس دوران بسا اوقات ایک دیندار مسلمان مسائل واحکام سفر سے بے خبر رہنے کی وجہ سے پریشانی واضطراب کا شکار رہتا ہے۔ جس کے ازالہ کے لئے ایک مختصر مگر جامع ایسے رسالہ کی اشد ضرورت تھی جو آسان، عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ صرف اور صرف سفر کے مسائل پر مشتمل ہو، الحمد للہ اس اشد ضرورت کو پورا کرنے کی سعی کرتے ہوئے دارالعلوم حقانیہ کے قابل وجید فاضل و مدرس ونگران شعبہ تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء مولانا مفتی غلام قادر نعمانی صاحب نے سفر کے مسائل کے نام سے مجموعہ مرتب کر کے کافی حد تک سفر میں مبتلا مسلمانوں کے مشکل کو آسان کر دیا ہے۔ رب العزت قبولیتِ عامہ سے نوازے۔

والسلام:

حافظ محمد انوار الحق عفی عنہ

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

﴿استاذ محترم (صاحب کتاب کا مختصر تعارف)﴾

نام حضرت مولانا مفتی غلام قادر نعمانی مدظلہ العالی، والد صاحب کا نام سید محمود حسن پیدائش ۱۹۶۴ء علاقہ مہمند ایجنسی، قوم خویزی، گاؤں خلو ڈاگ، نسبا سید یعنی ہاشمی ہے۔ ۱۵۰ سال سے مہمند ایجنسی میں آباء و اجداد آباد ہیں۔ سلسلۂ نسب حضرت علی کرام اللہ وجہہ کے ساتھ جاملتا ہے۔

ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی صاحب مولوی فضل معبود صاحب عرف صاحب حق صاحب سے حاصل کی۔ درجہ ثانیہ سے درجہ تخصص فی الفقہ والافتاء تک علوم وفنون مرکزِ علم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں پڑھے۔ تخصص فی الدعوۃ والارشاد کی سند جامعہ اشرفیہ کراچی سے حاصل کی۔

اساتذہ کرام: جن اکابر علمائے کرام نے ان کو رشد و ہدایت کا درس دیا، ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ ولی زمانہ، بانی دارالعلوم حقانیہ، محدث کبیر حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ، قائد جمعیت شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ، شیخ الحدیث مولانا انوارالحق صاحب مدظلہ، پیر طریقت حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ العالی، بیعت ان سے بھی کی ہے، مجاہد کبیر الدکتور شیخ الحدیث حضرت مولانا سید شیر علی شاہ صاحب مدنی مدظلہ العالی، حضرت مولانا مغفوراللہ صاحب مدظلہ العالی، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مالک صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ جامعہ اشرفیہ لاہور، شیخ الحدیث حضرت العلامہ شیخ محمد حسن جان صاحب رحمۃ اللہ علیہ پشاور، شیخ القرآن حضرت مولانا عبدالہادی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ شاہ منصور۔ شیخ التفسیر حضرت العلامہ مولانا سرفراز خان صاحب صفدر رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت العلامہ مفتی محمد

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

یوسف صاحب لدھیانوی کراچی، حضرت العلامہ مولانا حافظ مفتی غلام الرحمٰن صاحب مہتمم جامعہ عثمانیہ پشاور۔

فراغت کے بعد دار العلوم حقانیہ میں تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ پانچ ماہ میں حفظ قرآن کی سرفرازی نصیب ہوئی، زیارت حرمین شریفین کا موقع اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میسر فرمایا۔ ایم اے اسلامیات، ایم اے عربی کی ڈگری پشاور یونیورسٹی سے حاصل کی۔ پشاور یونیورسٹی میں پی، ایچ ڈی عربی میں داخلہ لیکر کورس و رکس مکمل کیا۔ فی الحال دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں تدریس و افتاء کے ساتھ تخصص فی الفقہ الاسلامی کی نگرانی کی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

تصنیفی خدمات: (۱) وحدت رمضان وعیدین صفحات ۲۰۰ (اردو)

(۲) زیارت الحرمین الشریفین صفحات ۲۰۰ (پشتو)

(۳) مسائل سفر (اردو)، (پشتو)

(۴) فتاویٰ حقانیہ میں کتاب الطہارۃ کی تحقیق

(۵) ترجیح الراجح بالروایۃ فی مسائل الهدایه (القول الراجح) عربی، صفحات ۸۰۰۔ (۶) امتیازات الفقه الحنفی وسعته۔ (زیر طبع)

(۷) اتباع سنت و مذہب حنفیت۔ (۸) مقالات نعمانی۔

(۹) توضیح المرام علی شرح مجلة الاحکام

(۱۰) تخریج وتعلیق فتاویٰ رشیدیہ

از قلم نور الرحمٰن آف پلوسی پشاور

متعلم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لِلّٰہِ الذی ھو نعم الوکیل والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ النبی الجلیل والہ وصحبہ الذین ھم أولو البر والصبر الجمیل

اما بعد : اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور زندگی کے ہر شعبے کے متعلق اس میں ہر مسئلے کا حل موجود ہے ۔ تا قیامت اس کا یہ فیض جاری رہے گا ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ سفر وسیلہ ظفر ہے، لہذا ضروری ٹھہرا کہ اس وسیلہ ظفر میں ظفر آخرت بھی حاصل ہو، کیونکہ مسلمان کی دنیا آخرت اور بہترین عاقبت کا مقدمہ ہے ۔

دور ھذا جو کہ سائنسی ترقی تیز تر سفر سہولتوں اور ہر قسم کی حمل ونقل سے متعلق آسائشوں سے آراستہ ہے، اس لئے خیال آیا کہ جدید دور کے سفر سے متعلق جدید مسائل کا حل بھی پیش کیا جائے ۔ اس سلسلے میں عربی فتاویٰ جو مسلک احناف سے منسلک ہیں، اردو کے فتاویٰ جو کہ مستند دیوبندی مسلک سے ہم آہنگ ہیں، ان سے چھانٹ لی ۔ وہ مسائل اکٹھے کیئے جو کہ سفر سے متعلق تھے، اس لئے کہ ایک زمانے سے دوستوں کا اصرار جاری رہا، کئی سائلین نے مشورہ بھی دیا کہ ہر مسئلے کے لئے ہم سفر کے دوران کیسے آئیں گے، کس سے پوچھیں گے، اب تو پوری دنیا ایک کمرہ سا بن چکا ہے ۔

ایسے علاقے بھی ہیں جن میں سورج مہینوں تک نظر آتا ہے، ایسے بھی ہیں جن میں سورج غروب کے بعد جلد طلوع ہوتا ہے، ہوائی جہاز اوپر اڑا اور مغرب کی اذان کے بعد دوبارہ نیلگوں فضاؤں میں شمسی تھال نمودار ہوا ۔ تیز تر سفر کی بدولت ایک

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

علاقے میں نماز ادا کی اور بالکل اسی وقت سے پہلے دوسرے ملک میں پہنچے جہاں پر اسی نماز کا وقت تھا اب کیا ہوگا ؟ ریل ، جہاز ، بس اور دیگر سواریوں میں نماز کا کیا ہوگا۔ جہاں مسئلہ پیدا ہوا علماء کرام نے باقاعدہ اس کا حقیقی حل پیش فرمایا، مگر یہ مسائل اور ان کا حل ایک کتاب میں تو جمع نہیں ، نیز وہ بکھرے ہوئے ہیں ، ایک حاجتمند کو ان سے مسئلہ لینا اور حل تلاش کرنا نہایت مشکل ہے، کیونکہ ایک ایک مسئلے کے لئے کئی کئی کتابوں کا مطالعہ کرنا ہوتا ہے، چنانچہ آسانی کے لئے یہ رسالہ مرتب کیا گیا۔ رسالہ ہذا کی ترتیب میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ ہر فتویٰ کے اصل عربی مآخذ کو بھی سامنے رکھا اور ان کی مدد سے مسئلہ کے حل کو اس رسالہ میں درج کیا، تاکہ اشکال نہ رہے۔ حل عام فہم ہو اور ہر کوئی تھوڑا سا لکھا پڑھا بھی اس سے استفادہ کر سکے، ہر مسئلے کے لئے باقاعدہ عنوان رکھا گیا ہے تاکہ مسافر حضرات کے لئے کسی بھی مسئلہ کے ڈھونڈنے میں ذہنی کوفت اور نظری مشقت نہ ہو، رسالہ اگرچہ چھوٹا ہے اور اس کا حجم بھی کم ہے تاہم مندرجہ ذیل مسائل کی فہرست اور انڈکس دی گئی ہے تاکہ صفحات کو ڈھونڈنے میں نہایت آسانی رہے۔

جیسا کہ پہلے گزرا کہ جدید مسائل میں یہ رسالہ مفید رہے گا، سفر کے تمام مسائل پر حاوی نہیں ہے، لہذا اس رسالہ میں زیادہ وہ مسائل مندرج کئے گئے جو کہ جدید دور سے متعلق ہوں ، باقی مسائل نہایت معلوم ہیں ، یا ان کا ڈھونڈنا اتنا مشکل نہیں۔

غلام قادر نعمانی عفی عنہ۔

۲۲/۰۹/۹۸

☆....☆....☆

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

(۱)۔ ﴿ کس کو مسافر کہا جا سکتا ہے ﴾

سوال: شریعت کی اصطلاح میں مسافر کی تعریف کیا ہے اور کس شخص کو مسافر کہا جا سکتا ہے؟

جواب: جو شخص اپنے علاقے (گاؤں) سے کسی دوسرے علاقے یا شہر جانے کا ارادہ کریں اس حال میں کہ اپنے علاقے سے دوسرے شہر یا گاؤں کا فاصلہ تین دن کا ہو، جس کا مقدار فقہائے کرام نے ۴۸ انگریزی میل (اور کلومیٹر کے حساب سے تقریبا ۷۸ کلومیٹر) بتلایا ہے، اگر اتنی مقدار کے فاصلہ پر کوئی چلا جاتا ہے تو جب تک یہ شخص کسی بھی مخصوص جگہ میں پندرہ دن کی اقامت کی نیت نہ کریں تو مسافر شمار ہوگا۔

اگر کسی خاص جگہ میں پندرہ دن اقامت کی نیت کی یا اپنے علاقے کو واپس آیا تو پھر مقیم ہوگا۔

قال فی شرح التنویر : من خرج من عمارة موضع اقامته قاصدا مسیرة ثلاثة ایام ولیالیها من اقصر ایام السنة ولا یشترط سفر کل یوم اِلی اللیل بل اِلی الزوال بالسیر الوسط مع الاستراحات المعتادة حتی لو اسرع فوصل فی یومین قصر .

(الدر المختار علی هامش ردالمحتار ، ج ۱ ،ص ۵۲۵)

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

(۲)۔ ﴿وطن اصلی اور وطن اقامت کی وضاحت﴾

سوال: وطن اصلی اور وطن اقامت سے شریعت میں کیا مراد ہے؟
ہم وطن اصلی اور وطن اقامت میں کیسے امتیاز کر سکیں گے؟

جواب: فقہائے کرام نے وطن کی وضاحت کرتے ہوئے تین اقسام بتائی ہیں (۱) وطن اصلی، (۲) وطن اقامت، (۳) وطن سکونت۔

(۱) وطن اصلی: وطن اصلی کا اطلاق تین جگہوں پر ہوتا ہے۔

۱۔ وطن اصلی وہ ہے جہاں انسان کی پیدائش ہوئی ہو۔

۲۔ وطن اصلی وہ ہے جہاں انسان کی بیوی اور بچے وغیرہ رہتے ہو۔

۳۔ وطن اصلی وہ ہے جہاں انہوں نے با قاعدہ زندگی گزارنے کا پختہ ارادہ کیا ہو۔

جو شخص ان تینوں جگہوں میں سے کسی بھی جگہ میں رہائش پذیر ہو تو وہی جگہ اس کے لئے وطن اصلی ہے۔

(۲) وطن اقامت: وطن اقامت وہ ہے جہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی اقامت کی نیت کی ہو۔

(۳) وطن سکونت: وطن سکونت وہ ہے جہاں پندرہ دن سے کم اقامت کی نیت کی ہو۔ حاصل یہ ہوا کہ جہاں ہمیشہ کے لئے رہنا ہے وہ وطن اصلی ہے جہاں پندرہ دن سے زیادہ رہنا ہے وہ وطن اقامت ہے اور جہاں پندرہ دن سے کم رہنا ہے وہ وطن سکونت ہے۔

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

قال العلامة الكاسانیؒ ثم الاوطان ثلاثة وطن اصلی وهو وطن الانسان فی بلدته أو بلدة أخریٰ اتخذها واراد او توطن بها مع اهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها .

و وطن الاقامة : وهو ان ان يقصد الانسان ان يمكث فی موضع صالح للاقامة خمسة عشر يوماً أو اكثر .

ووطن السكنیٰ : وهو ان يقصد الانسان المقام فی غير بلدته أقل من خمسة عشر يوماً . (بدائع الصنائع ، ج ۱ ،ص ۱۰۳)

قال فی شرح التنوير : الوطن الاصلی هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه وقال ابن عابدينؒ : قوله الوطن الاصلی و يسمی بالأهلی وون الفطرة والقرار قوله او تأهله ایٔ تزوجه قال فی شرح المنية ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الاقامة به فقيل لا يصير مقيماً وقيل يصير مقيماً وهو الاوجه ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيماً فان ماتت زوجته فی احداهما وبقی له فيها دور وعقار قيل لا يبقی وطناً له إذا المعتبر الاهل دون الدار كما لو تأهل ببلدة واستقرت سكناً له وليس له فيها دار .

قوله او توطنه أی عزم علی القرار فيه وعدم الارتحال (وبعد اسطر) (قوله ويبطل وطن الاقامة) يسمی ايضاً الوطن المستعار والحارث وهو ما خرج اليه بنية اقامة نصب شهر سواء كان بينه وبين الاصلی مسيرة السفر اولاً . (ردالمحتار ، ج ۱ ،ص ۵۳۲)

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

(۳) ﴿مسافت سفر ۴۸ میل ہے﴾

سوال: مسافت سفر کی شرعی مقدار کیا ہے؟

جواب: شریعت مطہرہ میں مسافت کی شرعی مقدار تین دن ہیں۔ تاہم فقہاء کرام نے لوگوں کی سہولت کے لئے اس تین دن کی مقدار کی تعین کر کے ۴۸ میل انگریزی بتلائی ہے۔ کلومیٹر کے حساب سے تقریباً ۷۸ کلومیٹر کا فاصلہ بنتا ہے۔

قال فی شرح التنویر: من خرج من عمارة موضع اقامته قاصداً مسیرة ثلاثة ایام ولیالیها من أقصر ایام السنة.

(الدر المختار علی هامش ردالمحتار، ج ۱، ص ۵۲)

(۴) ﴿وطن اصلی اور وطن اقامت میں قصر نماز کا حکم﴾

سوال: ایک شخص پشاور کا رہنے والا ہے اس کے اقارب و رشتہ دار سب پشاور میں رہتے ہیں اور اس نے کسی وجہ سے (ملازمت وغیرہ) اپنے اہل وعیال کو راولپنڈی منتقل کئے ہیں۔ اب یہ شخص راولپنڈی میں پوری نماز پڑھے گا یا قصر کریگا۔ نیز یہ شخص جب پشاور آجائے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: معلوم ہوتا ہے کہ اس کا وطن اصلی پشاور ہے جہاں اس کے عزیز و اقارب رہتے ہیں پس پشاور پہنچتے ہی فوراً نماز پوری پڑھنی چاہئے اور یہ جس شہر میں بوجہ ملازمت رہتا ہے وہ وطن اقامت ہے اگر وہاں پندرہ دن یا زیادہ کے قیام کی نیت ہو تو نماز پوری پڑھے ورنہ قصر کرے۔

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

حاصل یہ ہے کہ وطن اصلی میں نماز پوری پڑھنی چاہیے ، اگر چہ ایک دو روز کو وہاں آوے اور وطن اقامت میں اگر پندرہ دن کی نیت قیام کی ہو تو پوری نماز پڑھنی چاہیئے ورنہ قصر کرے اور وطن اصلی وہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے اور والدین رہتے ہیں۔

قال فی شرح التنویر : الوطن الاصلی یبطل بمثله اِذا لم یبق له بالاوّل أهل فلو بقی لم یبطل بل یتم فیهما وقال ابن عابدینؒ : أی بمجرد الدخول واِن لم ینو اقامةً . (ردالمحتار ، ج ۱ ، ص ۵۳۲)

(۵) ﴿وطن اصلی میں صرف زمین رہ جانے سے وطن نہیں رہتا﴾

سوال : کسی شخص کا وطن اصلی پشاور ہے اور اس نے اٹک میں گھر آباد کیا اور اہل وعیال کے ساتھ اٹک میں رہائش اختیار کی۔ پشاور میں صرف زمین اور گھر ہے۔ اہل وعیال میں سے کوئی نہیں ہے، جب یہ شخص پشاور آیا تو مقیم ہوگا یا مسافر؟

جواب : اٹک میں رہائش اختیار کرنے سے سابقہ وطن اصلی پشاور باطل ہوگیا صرف زمین باقی رہ جانے سے وطن اصلی نہیں رہتا جب یہ شخص پشاور آیا تو مسافر ہوگا۔

قال فی شرح التنویر : الوطن الاصلی (هو موطن ولادته او تأهله او توطنه) یبطل بمثله اِذا لم یبق له بالاوّل اهل وفی رد المحتار ولو کان له اهل ببلدتین فایتهما دخلها صار مقیماً فاِن ماتت زوجته فی احداهما وبقی له فیها دور و عقار قیل لا یبقی وطناً له اِذا المعتبر الاهل دون الدار کما لو تأهل ببلدة واستقرت سکنا له ولیس فیها دار وقیل تبقی قوله اِذا لم یبق له بالاوّل اهل أی واِن بقی له فیه عقار قال فی النهر ولو نقل اهله ومتاعه وله

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

دور فی البلد لاتبقی وطنا له وقیل تبقی کذا فی المحیط .

(ردالمحتار ، ج ۱ ، ص ۵۳۲)

(۶) ﴿حدودِ شہر سے نکلنے پر حکم قصر شروع ہوگا﴾

سوال: سفر کا حکم کہاں سے شروع ہوگا، اپنے محلے سے نکل کر یا پورے شہر کی آبادی سے نکلنے کے بعد؟

جواب: شہر کی جس جانب سے سفر کی نیت سے نکل رہا ہو اس جانب کے مکانات سے باہر نکلنے پر حکم قصر شروع ہوتا ہے۔ مکانات سے مراد آباد مکانات ہیں اور ان میں داخل ہونے پر حکم قصر ختم ہوجاتا ہے۔ مکان خواہ پختہ ہوں یا شہر سے ملحق جھونپڑیاں وغیرہ ہوں بلکہ جھونپڑیوں کے بعد ان سے متصل بستی بھی اسی شہر کے حکم میں ہے۔ اگر فناء مصر یعنی شہر کی ضروریات مثلاً قبرستان، گھوڑ دوڑ وغیرہ کے لئے متعین میدان کے درمیان زرعی زمین حائل نہ ہو اور عمارات سے ۱۵۰ گز سے کم فاصلہ پر ہو تو فناء سے بھی تجاوز کے بعد قصر کا حکم ہوگا۔ البتہ ایسی فناء کے بعد اس سے ملحق بستی کا اعتبار نہیں ہے، اگر شہر کی جانب سفر میں مکانات ختم ہوگئے مگر کسی ایک راستے سے دور کوئی محلہ اس طرف بڑھا ہوا ہے تو اس کا اعتبار نہیں، البتہ اگر دونوں جانب اس قسم کی آبادی ہو تو ان کی محاذات سے خروج کے بعد حکم قصر ہوگا۔

قال ابن عابدین رحمة الله تعالیٰ : قوله من خرج من عمارة موضع اقامته ، و أشار إلی أنه یشترط مفارقة ما کان من توابع موضع الاقامة کربض المصر وهو ماحول المدینة من بیوت ومساکن فإنه فی حکم المصر وکذا القری المتصلة بالربض فی صحیح (وبعد اسطر) وأما الفناء

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

وهو المكان المعد لمصالح البلد كركض الدواب ، و دفن الموتىٰ والقاء التراب فإن اتصل بالمصر اعتبر مجاوزته وإن انفصل بغلوة او مزرعة فلا إلى قوله والقرية المتصلة بالفناء دون الربض لا تعتبر مجاوزتها على الصحيح . (ردالمحتار ، ج ۱ ،ص ۵۲۵)

﴿۷﴾ ﴿اتصال آبادی کا معیار﴾

سوال : ایک علاقے میں کئی گاؤں آباد ہیں ، ہر ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک ڈیڑھ میل ، ایک میل کا فاصلہ ہے ۔ مندرجہ بالا فاصلہ کے باوجود مندرجہ ذیل سوالات کا جواب کیا ہوگا ۔

(۱) جو شخص سفر کرنا چاہے وہ اپنی بستی سے نکل کر مسافر ہے یا سب بستیوں سے تجاوز کے بعد؟

(۲) جب واپس آیا تو اپنی بستی میں داخل ہوکر مقیم ہوگا یا مطلق علاقے میں داخل ہونے سے مقیم شمار ہوگا ؟

(۳) باہر کا آدمی بیس دن کی نیت سے اس علاقے میں آیا مگر کبھی اس گاؤں اور کبھی اس گاؤں میں ۔ یہ قصر کرے یا پوری نماز پڑھے ؟

جواب : دو گاؤں کے درمیان اگر کھیتی باڑی ہو یا ۱۵۰ گز کا فاصلہ ہوتو ہر ایک گاؤں مستقل بستی شمار ہوگا ، البتہ اگر اس علاقے کے لوگ ان بستیوں کو ایک گاؤں کے الگ الگ محلے سمجھتے ہوتو پھر سفر اور اقامت میں ساری بستیوں کا حکم ایک ہی گاؤں کا ہوگا ۔

قال ابن عابدینؒ: قوله من خرج من عمارة موضع اقامته وأشار إلى أنه

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الاقامة كربض المصر وهو ماحول المدينة من بيوت و مساكن فإنه فى حكم المصر وكذا القرى المتصلة بالربض فى صحيح .

(ردالمحتار ، ج ۱ ،ص ۵۲۵)

(۸) ﴿جس جگہ جائیداد ہے وہاں قصر نماز پڑھے یا پوری﴾

سوال: ایک شخص کی اور اس کے بھائیوں کی جائیداد اور مکانات ایک قریہ میں واقع ہیں ، پہلے ان مالکان کی رہائش اور سکونت بھی اس قریہ میں تھی اب کچھ عرصہ سے دوسری جگہ سکونت منتقل کرلی ہے ان میں سے ایک شخص فصل کے موقع پر وہاں جاکر آمدنی وصول کرلاتا ہے، تو جو شخص وہاں جاتا ہے وہ قصر نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں ؟

جواب: اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا وہاں قصد ہے تو قصر پڑھے گا اور اگر پندرہ دن یا زیادہ قیام کے ارادہ سے وہاں جاوے گا تو پوری نماز پڑھے گا اور اگر ارادہ پختہ نہ ہو بلکہ یہی ارادہ ہے کہ دو چار دن میں چلا جاؤں گا ، یا جب فصل وصول ہوگا چلا جاؤں گا تو برابر قصر کرے گا اگرچہ بلا ارادہ زیادہ دنوں ٹھہرنا ہو جاوے۔

قال فى شرح التنوير : الوطن الاصلى هو موطن ولادته او تأهله أو توطنه يبطل بمثله إذا لم يبق بالاؤل اهل ، وقال ابن عابدينؒ وإن بقى له فيه عقار قال فى النهر ولو نقل أهله ومتاعه وله دور فى البلد لاتبقى وطنا له .

(ردالمحتار ،ج ۱ ،ص ۵۳۲)

☆....☆....☆

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

(۹) ﴿صرف زمین خریدنے سے وطن نہیں بنتا﴾

سوال: ایک شخص پشاور کا رہنے والا ہے اور اس نے راولپنڈی میں زمین خریدی ہے، اگر یہ شخص راولپنڈی کا سفر کریں اور وہاں پندرہ دن قیام کی نیت نہ ہو آیا یہ شخص راولپنڈی میں مقیم شمار ہوگا یا مسافر؟

جواب: یہ شخص راولپنڈی میں جب تک قیام کی نیت نہ کریں تو وہاں مسافر شمار ہوگا، کسی جگہ میں صرف زمین کے ہونے سے آدمی مقیم نہیں بنتا ہے۔

قال فی شرح التنویر الوطن الاصلی هو موطن ولادته او تأهله او توطنه، (الدر المختار علی هامش، ردالمحتار، ج ۱، ص ۵۳۲).

(۱۰) ﴿باپ بیٹے کے گھر اور بیٹا باپ کے گھر مسافر ہے یا مقیم﴾

سوال: ایک شخص اپنے والد کی جائے سکونت سے دور دراز فاصلہ پر رہتا ہے، اگر بیٹا باپ کی جائے سکونت میں یا باپ بیٹے کی جائے سکونت میں جاوے تو قصر پڑھیں گے یا نہیں؟

جواب: جب کہ وطن اصلی ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ ہوگیا ہے تو ہر ایک ان میں سے دوسرے کے وطن میں جانے سے مقیم نہ ہوگا بلکہ قصر نماز پڑھے گا۔

قال ابن عابدینؒ: فلو کان له ابوان ببلد غیر مولده و هو بالغ ولم یتأهل به فلیس ذلک وطناً له الا اذا عزم علی القرار فیه وترک الوطن الذی کان له قبله شرح المنیة.

(ردالمحتار، ج ۱، ص ۵۳۲)

www.e-iqra.info

(۱۱) ﴿جہاں باپ مقیم ہو بالغ بیٹا پندرہ دن کی نیت کے بغیر قصر کریگا﴾

سوال: ایک شخص پشاور میں مستقل رہائش پذیر ہے اور اس کے والدین لاہور میں سکونت کرتے ہیں، جب یہ شخص پشاور سے والدین کی ملاقات کے لئے لاہور چلا جاتا ہے تو آیا یہ شخص لاہور میں والدین کے ہاں قصر کریگا یا پوری نماز پڑھے گا؟

جواب: جب بیٹے کے قیام کی نیت نہ ہو تو لاہور میں قصر کریگا، بالغ بیٹا باپ کی اقامت کی وجہ سے مقیم نہیں بنتا جب تک خود نیت قامت نہ کریں۔

قال العلامة ابن عابدینؒ: قوله او توطنه ای عزم علی القرار فیه وعدم الارتحال وان لم یتأهل فلو کان له ابوان ببلد غیر مولده وهو بالغ ولم یتأهل به فلیس ذلک وطنا له الا اِذا عزم علی القرار فیه وترک الاوطن الذی کان قبله شرح المنیة. (ردالمحتار، ج ۱، ص ۵۳۲)

(۱۲) ﴿جس شخص کی سکونت دو جگہ ہو وہ نماز کس طرح پڑھے گا﴾

سوال: ایک شخص کے دو جگہ پر سکونت کے مکانات ہیں، ایک پشاور میں اور ایک ایبٹ آباد میں موسم سرما میں پشاور میں رہتے ہیں، اور موسم گرما میں ایبٹ آباد میں رہتے ہیں، دونوں جگہ اہل وعیال ساتھ رہتے ہیں آیا یہ شخص مسافر ہوگا یا مقیم؟

جواب: اگر پشاور اور ایبٹ آباد دونوں میں اپنے مکانات ہیں اور ساتھ اہل و عیال بھی ہیں، تو دونوں جگہوں میں مقیم شمار ہو کر پوری نماز پڑھے گا۔

قال العلامة ابن عابدینؒ: ولو کان له اهل ببلدتین فأیتهما دخلها صار مقیماً فان ماتت زوجته فی أحداهما وبقی له فیها دور و عقار قیل لایبقی

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

وطناً له إذا المعتبر الاهل دون الدار كما لو تأهل ببلدة و استقرت سكنا له و ليس له فيها دار و قيل تبقى.

(ردالمحتار، ج ۱، ص ۵۳۲)

(۱۳) ﴿مکہ اور منیٰ میں نیت اقامت﴾

سوال: اگر کوئی شخص حج کے دنوں میں مکہ میں ایک ہفتہ گزار دیں اور چند دن منیٰ اور عرفات میں پھر مکہ میں ایک ہفتہ اقامت کریں کیا یہ شخص مکہ اور منیٰ میں مقیم ہے یا مسافر؟

جواب: اگر اس شخص نے مکہ میں پہلے سے پندرہ دن کی اقامت کی نیت کر لیا ہے تو پھر منیٰ یا عرفات جانے سے مسافر نہیں بنتا، منیٰ و عرفات میں پوری نماز ادا کریگا اور اگر اس نے مکہ میں باقاعدہ پندرہ دن کی اقامت کی نیت نہ کی ہو تو منیٰ اور مکہ دونوں میں مسافر ہوگا، نماز قصر پڑھے گا۔ مختلف جگہوں میں سکونت اختیار کرنے سے کوئی شخص مقیم نہیں ہوتا ہے۔ اور جب مکہ اور منیٰ ایک شہر کے حکم میں ہو تو پھر قصر و اتمام میں دونوں کا حکم ایک ہوگا، تاہم اگر کسی شخص کی رات گزاری کی جگہ معلوم ہو اور دن میں ادھر ادھر پھرتا ہو تو اس صورت میں رات گزاری کی جگہ کا اعتبار ہوگا، اگر رات گزاری کی جگہ میں پندرہ دن کی اقامت کی نیت کی ہو تو دن میں چلنے پھرنے سے اقامت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

قال في شرح التنوير: فيقصر ان نوى الاقامة في اقل منه اى من نصف شهر او نوى فيه لكن في غير صالح كبحر او جزيرة او نوىٰ فيه لكن بموضعين مستقلين كمكة و منىٰ فلو دخل الحاج مكة أيام العشر لم تصح

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

نیته لانه یخرج اِلی منیٰ و عرفة فصار کنیة الاقامة فی غیر موضعها وبعد عوده من منیٰ تصح کما لو نویٰ مبیته بأحدهما .

(الدر المختار علی هامش ردالمحتار ، ج ۱ ، ص ۵۲۸)

(۱۴) ﴿جس راستہ سے سفر ہو اسی کا اعتبار ہے﴾

سوال: ایک شہر کے دو راستے ہیں ایک قریب کا ہے اور ایک بعید کا ہے اگر قریب کے راستہ سے سفر کرتا ہو تو مسافت سفر نہیں بنتا اور اگر دور کے راستہ سے سفر کرتا ہو تو مسافت سفر بنتا ہے، اب دونوں راستوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر قریب کے راستہ سے سفر کرتا ہے تو پوری نماز پڑھے اور اگر بعید کے راستہ سے سفر کرتا ہو تو قصر کریں۔

قال فی شرح التنویر : ولو لموضع طریقان احدهما مدة السفر والآخر اقل قصر فی الاوّل لا الثانی .

(ردالمحتار ، ج ۱ ، ص ۵۲۷)

(۱۵) ﴿رات جائے قیام پر گزرے اور دن میں چکر لگائے تو کیا حکم ہے﴾

سوال: ایک شخص نے ایک جگہ رات کے لئے متعین کیا ہے اور دن میں روزانہ ادھر ادھر دس پندرہ میل چکر لگاتا ہے اور رات کو واپس جائے متعینہ کو آتا ہے ایسے شخص کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس نے اس جگہ متعینہ میں اول پندرہ روز قیام کی نیت کر لی تھی

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

تو وہ مقیم ہوگیا، پھر اگر روزانہ دس پندرہ میل کہیں جانا پڑے تو اس سے وہ مسافر نہیں ہوتا، اس کو نماز پوری پڑھنی چاہئے، اور اگر دوسری جگہ کی تبدیلی ہو جاوے تو وہاں بھی یہی حکم ہوگا۔

قال العلامة برهان الدين المرغيناني رحمه الله : ولا يزال على حكم السفر حتى ينوى الاقامة فى بلدة او قرية خمسة عشر يوماً او أكثر .

(الهداية باب صلوٰة المسافر ، / ١٦٦)

(۱۶) ﴿بلا نیتِ سفر نماز میں قصر نہیں﴾

سوال: ایک شخص نے سیر کی نیت کر لی مگر کسی مخصوص جگہ کی نیت نہیں کی مہینوں اور برسوں میں رہا وہ قصر کرے یا اتمام؟

جواب: وہ شخص کہ جس نے ابتداء یا کسی موقع سے مسافت سفر کی نیت نہیں کی، نماز پوری پڑھے قصر نہ کرے، قصر کے لئے مسافت کا قصد و ارادہ ضروری ہے بغیر قصد و ارادہ مسافر کے حکم میں نہیں۔

قال فى شرح التنوير : ومن طاف الدنيا بلا قصد لم يقصر .

(الدرالمختار على هامش ردالمحتار ، ج ١، ص ٥٢٦)

(۱۷) ﴿چلتے پھرتے تاجر کی نماز کا حکم﴾

سوال: ایک تاجر گھر سے باہر سفر کی مسافت پر چلتا پھرتا ہے، کسی جگہ ایک دن اور کسی جگہ دو دن گزار کر مہینوں تک گھر سے سفر پر ہوتا ہے، تو کیا یہ شخص قصر کرے گا یا پوری نماز پڑھے گا؟

جواب: یہ شخص مسافر ہے احکام سفر اس پر جاری ہوں گے اور نماز کا قصر

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

کرے گا۔

ولا یزال علی حکم السفر حتی ینوی الاقامة فی بلدة او قریة خمسة عشر یوماً أو اکثر وان نوی اقل من ذلک قصر .

(الهدایة باب الصلوٰة المسافر، ص ، ج)

(۱۸) ﴿مسافت طے کرنے سے پہلے سفر ختم کرنے کا حکم﴾

سوال: زید سفر کو چلا، مسافت طے کرنے سے پہلے انہوں نے سفر ختم کر کے واپس ہوا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں پوری نماز پڑھے۔

قال فی الهندیة : اما اِذا لم یسر ثلثة ایام فعزم علی الرجوع أو نوی الاقامة یصیر مقیماً واِن کان فی المفازة .

(الهندیة باب صلوٰة المسافر)

(۱۹) ﴿جو شخص ہمیشہ سفر میں رہے﴾

سوال: بعض لوگ تجارتی جہازوں میں نوکر ہوتے ہیں، بعض لوگ ٹرکوں میں ہوتے ہیں، جن کا کام فقط ایک جگہ سے دوسری جگہ سامان لے جانا ہوتا ہیں، کہیں قیام کا ارادہ اطمینان نہیں ہوتا، ہاں کبھی کبھی شہر میں ایک ماہ کا قیام بھی ہو جاتا ہے لیکن ملازم اس بارہ میں افسر کے تابع ہوتے ہیں بلکہ ان کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ جہاز یا ٹرک کب ٹھہرے گا اور کب یہاں سے چلے گا، اس صورت میں ملازمینِ جہاز وٹرک کو نماز قصر کرنی چاہئے یا پوری پڑھنی چاہئے؟

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

جواب: اس صورت میں وہ مسافر ہیں، نماز قصر پڑھیں گے۔

قال فی شرح التنویر : فیقصر اِن نوی الاقامة فی اقل منه أی من نصف شهر أو نوی فیه لکن فی غیر صالح کبحر او جزیرة او لم یکن مسقلاً برأیه کعبدٍ و امرأة أو دخل بلدةً ولم ینوها أی مدة الاقامة بل ترقب السفر غداً أو بعدة ولو بقی علی ذلک سنین .

(ردالمحتار ، ج ۱ ، ص ۵۲۸)

(۲۰) ﴿جنگل میں اقامت کی نیت کرنے کا حکم﴾

سوال: جو لوگ ہمیشہ جنگل میں رہتے ہیں، یا جنگل کو کسی کام کی غرض سے چلتے ہیں، پھر وہاں جا کر پندرہ دن کی اقامت کی نیت کرتے ہیں، تو ان کی نیت اقامت درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر یہ جگہ اقامت کی صلاحیت رکھتی ہے، تو پندرہ دن کی اقامت کی نیت سے مقیم ہوں گے۔

قال فی شرح التنویر : والحاصل أن شروط الاتمام ستة النیة والمدة واستقلال الرأی وترک السیر واتحاد الموضع و صلاحیته قال ابن عابدینؒ أی صلاحیة الموضع للاقامة .

(ردالمحتار ، ج ۱ ، ص ۵۳۰)

☆.....☆.....☆

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

(۲۱) ﴿سفر میں قصر نماز پڑھنے کے وجوب کی دلیل﴾

سوال: کیا ہر سفر میں باوجود امن و امان کے بھی ضرور نماز قصر پڑھنا واجب ہے، دلیل وجوب کیا ہے؟

جواب: دلیل وجوب یہ حدیث ہے۔

وعن یعلی بن امیة قال: قلت لعمر بن الخطابؓ اِنما قال اللّٰہ تعالیٰ: أن تقصروا من الصلوٰة اِن خفتم أن یفتنکم الذین کفروا فقد أمن الناس قال عمرؓ: عجبت مما عجبت منه سألت رسول اللّٰہ ﷺ فقال صدقة تصدق اللّٰہ به علیکم فاقبلوا صدقته رواہ مسلم . ج ۱، ص ۲۴۱ ۔

حاصل یہ کہ یعلی ابن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا کہ حق تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ نماز کا قصر کرو اگر تم کو کفار کے فتنے کا خوف ہو، پس اب لوگ مامون ہیں وہ خوف نہیں ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے یہ شبہ پیش آیا تھا، سو میں نے حضرت رسول مقبول ﷺ سے عرض کیا، آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا انعام ہے اس کو قبول کرو۔

(۲۲) ﴿سفر شرعی میں قصر نماز نہ پڑھنے کا حکم﴾

سوال: جو شخص سفر میں قصر نہ کرے تو گنہ گار ہوگا یا نہیں؟

جواب: امام صاحب کا مذہب یہ ہے کہ سفر شرعی میں قصر واجب ہے، قصداً پوری نماز پڑھنا اور قصر نہ کرنا گناہ ہے۔

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

قال في شرح التنوير : فلو أتم مسافر إن قعد في القعدة الاولىٰ تم فرضه ولكنه أساء لو عامداً لتأخير السلام وترك واجب القصر و واجب تكبيرة افتتاح النفل وخلط النفل بالفرض و هما لايحل كما حرره القهستاني بعد أن فسر أساء بأثم واستحق النار .

(الدر المختار على هامش ردالمحتار ، ج ١ ، ص ٥٣٠)

(۲۳) ﴿پہلا وطن اصلی وطن کے حکم میں ہے یا نہیں﴾

سوال : ایک شخص کا وطن اصلی پشاور ہے اور وہ مع اہل وعیال زمینداری کے لئے یا کسی اور روزگار کے لئے راولپنڈی چلا گیا وہاں سکونت اختیار کر لی ، چونکہ پشاور میں اس کے مکانات اور جائیداد ہیں ، اس کے انتظام کے لئے اس کو چند ماہ بعد آنا پڑتا ہے ، آیا یہ شخص وطن اصلی آکر نماز پوری پڑھے یا قصر کرے؟

جواب : اس میں احوط اور اصح یہی ہے کہ وطن اول بھی وطن اصلی ہے ، وہاں نماز پوری پڑھے جیسا کہ بعض فقہاء کے اقوال سے اس کی ترجیح معلوم ہوتی ہے ، نیز اس قاعدہ سے اتمام راجح ہے کہ علامہ شامی رحمہ اللہ نے امام ابو یوسفؒ کے قول کی ترجیح میں نقل کیا ہے کہ جس موقع پر قصر اور اتمام میں اشتباہ ہو تو وہاں اتمام کو ترجیح ہوتی ہے کیونکہ احتیاط اسی میں ہے ۔

قال ابن عابدينؒ : قال في التجنيس إذا افتتح الصلوٰة في السفينة حال اقامته في طرف البحر فنقلها الريح و نوى السفر يتم صلوة المقيم عند ابى يوسفؒ خلافاً لمحمدؒ لانه اجتمع في هذه الصلوٰة ما يوجب الاربع وما يمنع نرجحنا ما يوجب الاربع احتياطاً . (ردالمحتار ، ج ١ ، ص ٥٢٦)

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

(۲۴) ﴿سفر میں وتر پڑھنے کا حکم﴾

سوال: سفر میں وتر پڑھنے کا کیا حکم ہے کیا وتر ترک کرنا جائز ہے؟

جواب: وتر واجب ہے اس کا کسی حال میں بھی ترک کرنا جائز نہیں ہے۔

قال فی شرح التنویر : هو فرض عملاً و واجب اعتقاداً وسنة ثبوتا بهذا وفقوا بين الروايات .

(الدرالمختار علی هامش ردالمحتار ، ج ۱ ،ص ۴۴۶)

(۲۵) ﴿کونسی نماز میں قصر ہے﴾

سوال: چار رکعت والی نماز میں قصر دو رکعت ہے لیکن مغرب کی نماز جو تین رکعت والی نماز ہے اس میں قصر کس طرح کیا جائے گا، نیز فجر میں قصر ہے یا نہیں؟

جواب: قصر صرف چار رکعت والی نماز میں ثابت ہے، یعنی ظہر، عصر، عشاء، ان تینوں کے علاوہ قصر نہیں ہے۔ سفر اور حضر میں یکساں ہے۔

قال فی شرح التنویر : صلّی الفرض الرباعی رکعتین وجوباً لقول ابن عباسؓ ان الله فرض علی لسان نبیکم صلوة المقیم اربعاً والمسافر رکعتین ۔

(الدرالمختار علی هامش ردالمحتار ج ۱ ،ص ۵۲۷)

(۲۶) ﴿مسافر نے سہواً پوری نماز کی نیت کرلی﴾

سوال: سفر میں قصر کی بجائے سہواً پوری نماز کی نیت کر لی یا حضر میں پوری نماز کی بجائے قصر کی نیت سہواً کر لی تو کیا کرنا چاہئے؟ کیا نماز ہی میں نیت کی تصحیح کرے؟

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

جواب: نماز میں نیت کی تصحیح کرلے زبان سے نیت کے الفاظ اداء نہ کریں دل ہی دل میں نیت کرلے۔

(۲۷) ﴿مسافر نے سہواً پوری نماز پڑھ لی﴾

سوال: مسافر نے بھول کر دو رکعت کی بجائے چار رکعتیں پڑھ لیں، خواہ درمیان میں قعدہ کیا ہو یا نہ کیا ہو، دونوں صورتوں میں نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: قعدہ اولیٰ کرلیا ہو تو نماز ہوجائیگی ورنہ نہیں۔

قال فی التنویر: فلو اتم مسافر ان قعد فی الاولیٰ تم فرضہ و أساء ومازاد نفل وان لم یقعد بطل فرضہ. (ردالمحتار، ج ۱، ص ۵۳۰)

(۲۸) ﴿درحالت سفر جانب قبلہ میں شک پڑ گیا﴾

سوال: ایک شخص کسی جانب سفر کرتا رہا نماز کا وقت داخل ہوا نماز پڑھنے کا ارادہ کیا لیکن سمت قبلہ کا پتہ نہ چل سکا، اب یہ شخص نماز کس طرف پڑھے گا؟

جواب: جب سمت قبلہ میں کسی نمازی کو شک ہوجائے تو معلوم کرنے کے لئے چار طریقے ہیں۔

(۱) اگر کوئی اس علاقے کا باشندہ ہو اس سے پتہ کرلیں۔

(۲) اس علاقے میں مسجد کی تلاش کریں۔

(۳) اگر آسمان پر گرد و غبار (بادل) نہ ہو تو سورج، چاند اور ستاروں سے اندازہ کرکے سمت قبلہ معلوم کریں۔

(۴) ان تینوں صورتوں میں سے کوئی بھی صورت کارآمد نہ ہوئی تو پھر اپنے

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

سوچ فکر سے کام لے کر جس طرف بھی غالب گمان آیا کہ یہی سمت قبلہ ہے تو اسی طرف نماز پڑھے۔

اگر نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ سمت قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی، پھر بھی نماز اداء ہوجاتی ہے، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں البتہ اگر حالت نماز میں معلوم ہوا کہ سمت قبلہ یہی نہیں ہے کوئی اور ہے تو اپنے غالب گمان کے مطابق نماز ہی میں اس دوسری جانب رخ کر کے نماز ادا کرلے، نماز توڑنے کی ضرورت نہیں۔

قال ابن عابدینؒ: فصار الحاصل أن الاستدلال على القبلة في الحضر إنما يكون بالمحاريب القديمة فإن لم يوجد فبالسوال من اهل ذلک المكان وفي المفاوزة بالنجوم فإن لم يكن لوجود غيم أو لعدم معرفته بها فبالسؤال من العالم بها فإن لم يكن فيتحرى وكذا يتحرى لو سأله منها فلم يخبره حتى لو اخبره بعد ما صلى لا يعيد كما في المنية.

(ردالمحتار ج ۱، ص ۲۸۹)

وقال في شرح التنوير: ويتحرى عاجز عن معرفة القبلة فإن ظهر خطأه لم يعد وإن علم به في صلاته أو تحول رأيه ولو في سجود سهو استدار وبنى لو صلى كل ركعته لجهة جاز و لو بمكة أو مسجد مظلم.

وقال ابن عابدینؒ: قوله استدار وبنى أي على ما بقي من صلاته لما روى أن اهل قباء كانوا متوجهين إلى بيت المقدس في صلاة الفجر فأخبروا بتحويل القبلة فاستدار وإلى القبلة واقرهم النبي ﷺ على ذلک.

(ردالمحتار، ج ۱، ص ۲۹۱)

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

(۲۹) ﴿مسافر امام نے قصداً چار رکعت نماز پڑھی تو مقتدی کی نماز نہیں ہوئی﴾

سوال: مسافر امام نے بالقصد چار رکعت نماز پڑھی اور جانتا ہے کہ قصر کرنا چاہئے تو مقتدی کی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: مقتدیوں کی نماز نہیں ہوئی اور امام کا فرض ادا ہوگیا، اگر درمیانی قاعدہ کرنے کے ساتھ سجدہ سہو کرلیا تھا، سجدہ سہو نہ کرنے کی صورت میں نماز کا اعادہ واجب ہے، اور اگر امام نے درمیانی قعدہ نہیں کیا ہو تو امام کی نماز صحیح نہیں ہے کیونکہ مسافر امام کی نماز میں اول قعدہ ہی فرض تھا۔ امام کی آخری دو رکعت نفل ہونے کی وجہ سے مقتدیوں کی نماز نہیں ہوئی، لہذا دوبارہ اعادہ فرض ہے۔

قال فی شرح التنویر : فلو أتم مسافر إن قعد فی القعدة تمّ فرضه ولکنه اساء لو عامداً لتأخیر السلام وترک واجب القصر و واجب تکبیرة افتتاح النفل وخلط النفل بالفرض وهذا لایحل کما حرره القهستانی بعد أن فسر أساء بائم واستحق النار وما زاد نفل وإن لم یقعد بطل فرضه وصار الکل نفلاً لترک القعدة المفروضة.

(الدرالمختار علی هامش ردالمحتار، ج ۱، ص ۵۳۰)

(۳۰) ﴿مقیم امام کی مسافر اقتداء کرے تو کتنی رکعت کی نیت کرے﴾

سوال: چار رکعت والی نماز میں مقیم امام کے پیچھے مسافر مقتدی نیت کتنی رکعت کی باندھے گا، یعنی نیت کرتے وقت چار کہے گا یا دو کہے گا؟

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

جواب: امام کی متابعت کی وجہ سے مقتدی پر بھی چاروں رکعات فرض ہوجاتے ہیں اس لئے چار رکعت کی نیت کرلے۔

قال فی شرح التنویر: واما اقتداء المسافر بالمقیم فیصح فی الوقت ویتم. (الدر المختار علی هامش ردالمحتار، ج ۱، ص ۵۳۱)

(۳۱) ﴿مقیم مقتدی کا مسافر امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا حکم﴾

سوال: امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم ہے اور چار رکعت کی نماز ہے جب امام نے دو رکعت پورے کیے تو اس نے سلام پھیر دیا، اب مقتدی فاتحہ پڑھے یا خاموش کھڑے ہوکر رکوع کریں؟

جواب: جب امام مسافر ہے تو چار رکعت والی نماز کے بقیہ دو رکعت میں مقتدی نہ فاتحہ پڑھے اور نہ اس کے ساتھ قرأت مسنونہ پڑھے بلکہ کھڑا ہوکر تھوڑا سا خاموش رہے اس کے بعد رکوع کرے۔

قال فی شرح التنویر: وصح اقتداء المقیم بالمسافر فی الوقت وبعده فاذا قام المقیم الی الاتمام لا یقرأ ولا یسجد للسهو.

(الدر المختار علی هامش ردالمحتار، ج ۱، ص ۵۳۰)

(۳۲) ﴿مقیم کے پیچھے مسافر کی نماز فاسد ہوگئی تو دو رکعت لوٹائے﴾

سوال: ایک مسافر نے مقیم امام کے ساتھ نماز شروع کی، تیسری رکعت میں شامل ہوا، اور امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دیا، اس کے بعد علم ہوا کہ امام کے تابع ہونے کی وجہ سے اس پر چار رکعتیں فرض تھیں، اب اعادہ کے وقت دو رکعتیں پڑھے یا کہ چار کا اعادہ کرے؟

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

جواب: دو رکعتیں پڑھے۔

قال فی العلائیة واما اقتداء المسافر بالمقیم فیصح فی الوقت ویتم لا بعده فیما یتغیر ، وفی الشامیة تحت قوله فیصح فی الوقت ویتم ، ای سواء بقی الوقت أو خرج قبل إتمامها لتغیر فرضه بالتبعیة لاتصال المغیر بالسبب وهو الوقت ولو افسده صلی رکعتین لزوال المغیر بخلاف ما لو اقتدی به متنفلا حیث یصلی اربعاً إذا افسده لانه التزم صلوٰة الامام .

(ردالمحتار ، ج ۱ ، ص ۵۳۱)

(۳۳) ﴿سفر کی قضا نمازوں کی ادائیگی حضر میں﴾

سوال: سفر میں جو نمازیں قضا ہوئی ہوان کو حضر میں پوری پڑھے یا قصر کرے؟

جواب: سفر کی قضا شدہ نمازوں کو حضر میں بھی قصر کرے۔

قال ابن عابدینؒ : فلو فاتته صلاة السفر وقضاها فی الحضر یقضیها مقصورة کما لو اداها .

(ردالمحتار ، ج ۱ ، ص ۵۳۴)

(۳۴) ﴿حضر کی قضا نمازوں کی ادائیگی سفر میں﴾

سوال: حضر میں جو نمازیں قضا ہوئی ہوان کو سفر میں پوری پڑھے یا قصر کرے؟

جواب: حضر کی قضا شدہ نمازوں کو سفر میں پوری پڑھے۔

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

قال ابن عابدینؒ: وکذا فائتة الحضر تقضی فی السفر تامة ۔

(ردالمحتار، ج ۱، ص ۵۳۴)

(۳۵) ﴿ڈرائیور قصر نماز پڑھے گا یا پوری نماز﴾

سوال: ڈرائیور جو مسلسل سفر کرتا ہے روزانہ دو سو میل تین سو میل چل کر پھر کسی اڈہ پر سٹاپ کرتا ہے اور وہاں پندرہ دن کی قیام کی نیت نہیں تو آیا یہ ڈرائیور ہمیشہ قصر نماز پڑھے گا یا پوری نماز؟

جواب: جو ڈرائیور روزانہ مسافت سفر کے برابر یا زیادہ سفر کرتے ہیں وہ ہمیشہ قصر کریں گے۔

قال فی شرح التنویر : ولو دخل بلدۃً ولم ینوها ای مدة الاقامة بل ترقب السفر غداً أو بعده ولو بقی علی ذلک سنین ۔

(الدر المختار علی هامش ردالمحتار ج ۱، ص ۵۲۹)

(۳۶) ﴿کم مسافت سمجھ کر پوری نماز پڑھتا رہا بعد میں معلوم ہوا کہ مسافت قصر تھی﴾

سوال: ایک شخص ایک مقام کو گیا جس کی مسافت اپنے خیال میں حد سفر سے کم تھی، اس وجہ سے وہ پوری نماز پڑھتا رہا، چار پانچ روز بعد تحقیق ہوا کہ مسافت حد سفر سے زیادہ ہے تو اس نے پوری نمازیں پڑھی تھیں ۔ اب ان کا اعادہ کرے گا یا نہیں؟

جواب: اگر یہ شخص درمیانی قعدہ میں بیٹھا ہے تو اس کی نمازیں فرض ادا ہو گئی اعادہ فرض نہیں ہے۔

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

قال فی شرح التنویر : فلو اتم مسافر إن قعد فی القعدة الاولیٰ تم فرضہ ۔ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار ، ج ا ، ص ۵۳۰)

(۳۷) ﴿ زیادہ مسافت سمجھ کر قصر نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ مسافت قصر نہیں ﴾

سوال : ایک شخص نے ایسے مقام کو جو مسافت شرعی سے کم ہے، مسافت شرعی خیال کر کے قصر کرتا رہا، بعد میں معلوم ہوا کہ یہ مقام حد سفر سے کم ہے تو وہ ان نمازوں کا اعادہ کرے یا نہ؟

جواب : یہ شخص ان نمازوں کا اعادہ کرے کیونکہ انہوں نے چار کی جگہ دو پڑھی، اس لئے سرے سے اس کی نماز نہیں ہوئی۔

(۳۸) ﴿ سفر میں ظہر اور عصر کو ایک وقت میں پڑھنے کا حکم ﴾

سوال : نماز ظہر و عصر سفر کی حالت میں ملا کر ایک وقت میں پڑھنا جائز ہے یا نہیں، اہل حدیث کہتے ہیں کہ سفر میں دو نماز ملا کر پڑھنا جائز ہے؟

جواب : ایک وقت میں دو نمازوں کا کسی وقت میں اکھٹا پڑھنا جائز نہیں ہے صرف عرفہ کے دن دو نمازوں کا بیک وقت پڑھنا جائز ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ہر نماز کو اپنے وقت میں پڑھنا فرض ہے۔

قال تعالیٰ : ﴿ إن الصلوٰة کانت علیٰ المؤمنین کتاباً موقوتا ﴾

قال ابن عابدینؒ : واما حدیث ابی الطفیل الدال علی التقدیم فقال

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

الترمذی فیہ انه غریب وقال الحاکم انه موضوع وقال أبو داؤد لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم وقد انکرت عائشةؓ والذی لا اله غیره ما صلی رسول اللہ ﷺ صلاۃ قط الا لوقتھا الا صلاتین جمع بین الظهر والعصر بعرفة وبین المغرب والعشاء.

(ردالمحتار، ج ۱، ص ۲۵۶ قبل باب الاذان)

(۳۹) ﴿ غیر مقلدین (اہل حدیث کا تین میل پر قصر کرنا اور ان کی مستدل حدیث کا مطلب ﴾

سوال: فقہاء احناف کے نزدیک مفتی بہ قول کے مطابق ۴۸ میل سفر شرعی کا مقدار ہے، اور غیر مقلدین کے نزدیک تین میل سفر شرعی کا مقدار ہے اور ثبوت میں حضرت انسؓ کی یہ حدیث شریف کرتے ہیں، جس میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تین میل پر دوگانہ پڑھی ہے، جب فقہائے کرام کے نزدیک ۴۸ میل ہیں، تو اس حدیث شریف کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اصل مسئلہ یہ ہے کہ جس شخص کا ارادہ ۴۸ میل مسافت کا ہو تو شہر سے باہر نکلتے ہی قصر شروع ہوجاتا ہے، اور یہی مطلب اس حدیث شریف کا ہے جس میں یہ آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ طیبہ سے باہر تین میل پر قصر کیا، یعنی ارادہ آپ کے دور کا تھا مگر تین میل پر مدینہ منورہ سے نکل کر وقت نماز کا ہوا تو آپ نے قصر نماز پڑھی۔

قال فی شرح التنویر: من خرج من عمارة موضع اقامته قاصدا مسیرة ثلاثة ایام ولیالیها صلی الرباعی رکعتین. (ردالمحتار، ج ۱، ص ۵۲۵)

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

(۴۰) ﴿سفر میں روزے کا حکم﴾

سوال: مسافر کے لئے حالت سفر میں روزہ رکھنا چاہئے یا نہیں اکثر لوگ سفر میں روزہ نہیں رکھتے اور کہتے ہیں کہ سفر میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے کیا یہ درست ہے؟

جواب: حالت سفر میں روزہ افطار کرنا جائز ہے، لیکن بعد میں اس کی قضا لانا ضروری ہے، تاہم سفر ہی میں روزہ رکھنا زیادہ ثواب کا باعث ہے، بہتر یہ ہے کہ اگر زیادہ تکلیف نہ ہو تو روزہ رکھے کیونکہ بعد میں قضا لانا مشکل ہوتا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ ﴿فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر﴾ (سورۃ البقرۃ : آیت ۱۸۴)

(۴۱) ﴿صدر، وزیر اعظم کے سفر کا حکم﴾

سوال: اگر صدر یا وزیر اعظم کسی ملک یا کسی علاقے کے دورہ پر جا رہا ہے، ان کو ساری سہولتیں مہیا ہوتی ہیں، اور سفر میں ان کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا کرنا نہیں پڑتا، آیا یہ قصر پڑھیں گے یا پوری نماز؟ روزہ رکھے یا افطار کریں؟

جواب: مطلق سفر پر احکام نماز و روزہ مرتب ہوتے ہیں، اس میں تکلیف یا سہولت پر کسی قسم کا اثر نہیں پڑتا، صدر یا وزیر اعظم اگر کسی ملک یا کسی علاقے میں اگر اتنی مسافت کا ارادہ رکھتا ہو جتنی سفر کے لئے معتبر ہے، تو ان کے لئے نماز میں قصر اور روزہ میں افطار ثابت ہے۔

قال العلامۃ ابراھیم : اِن الخلیفۃ والسلطان کغیرہ فی انہ اِذا نوی السفر یصیر مسافراً و یقصر فقیل ھذا اِذا لم یکن فی ولایتہ اما اِذا طاف فی

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

ولايته فلا يقصر ولاصح انه لا فرق لما تقدم من فعل النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم والخلفاء الراشدینؓ انهم قصروا حین سافروا من المدینة اِلیٰ مکة وغیر ذلک. (حلبی کبیر، ص ۵۴۲)

(۴۲) ﴿نوکر کو مالک کی نیت کا علم نہ ہو﴾

سوال: ایک شخص نے مسافرانہ نماز پڑھی، دوران نماز اس نے ارادہ کیا کہ اب مجھے پندرہ روز تک یہاں رہنا ہے، اس لئے وہ تو اپنی شروع کردہ نماز کو پوری کر کے فارغ ہوا، اس کے ڈرائیور کو یہ علم نہیں تھا کہ اس کے مالک نے نیت اقامت کر لی ہے، نماز کے بعد اس کے مالک نے اس کو بتایا، تو ڈرائیور دوگانہ نماز دوبارہ پڑھے یا آئندہ سے چار پڑھے؟

جواب: ملازم کو جب تک مالک کی نیت کا پتہ نہ چلے اس وقت تک وہ قصر ہی پڑھے گا، لہذا ڈرائیور کا یہ دوگانہ صحیح ہوگیا، آئندہ پوری نماز پڑھے، اگر احتیاطا یہ نماز بھی لوٹا دے تو بہتر ہے۔ اگر یہ دونوں جماعت کر لیتے، مالک امام بنتا تو جماعت کا ثواب بھی ہوتا اور ڈرائیور کی نماز میں بھی کوئی اشکال نہ ہوتا۔

قال فی شرح التنویر ولا بد من علم التابع بنیة المتبوع فلو نوی المتبوع الاقامة ولم یعلم التابع فهو مسافر حتی یعلم علی الاصح وفی الفیض وبه یفتی کما فی المحیط وغیره دفعاً للضرر عنه، وفی الشامیة وقیل یلزم الاتمام کالعزل الحکمی ای بموت الموکل وهو الاحوط کما فی الفتح وهو ظاهر الروایه کما فی الخلاصة بحر.

(ردالمحتار، ج ۱، ص ۵۳۴)

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

(۴۳) ﴿سفر میں عورت شوہر کے تابع ہے﴾

سوال: عورت کا وطن اصلی اس کی سسرال کا گھر ہے، یا والدین کا گھر اور سفر میں شوہر کی تابع ہے یا نہیں؟

جواب: عورت مرد کے تابع ہے، شوہر اس کو جہاں رکھے وہی اس کا وطن ہوگا، اور سفر میں بھی شوہر کی تابع ہے، اگر شوہر مسافر ہے تو عورت بھی قصر کریگی، اور اگر شوہر مقیم ہے تو عورت پوری نماز ادا کریگی۔

والمعتبر نية المتبوع لانه الاصل لا التابع كامرأة وفاها مهرها المعجل وعبد غيرمكاتب وجندى اِذاكان يرتزق من الامير أو بيت المال.

(الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار، ج ۱، ص ۵۳۳)

(۴۴) ﴿سرکاری ملازم جو ساٹھ ستر میل کے اندر دورہ کرتا ہے﴾

سوال: ایک شخص سرکاری ملازم ہے، مثلاً اس کے رہنے کا مقام نوشہرہ ہے، اس کو کبھی صرف اطراف میں ساٹھ ستر میل تک دورہ کرنا پڑتا ہے، مثلاً کبھی جہلم جاتا ہے، کبھی راولپنڈی اور دورہ میں چھ روز یا آٹھ روز گزر جاتے ہیں، اس صورت میں قصر کرے یا نہ کرے؟

جواب: اگر گھر سے نکلنے کے وقت اس نے ارادہ کیا تھا کہ اس دورہ میں منتہائے سفر فلاں مقام ہے کہ جو ۴۸ میل یا زیادہ جائے رہائش سے ہے تو قصر لازم ہے ورنہ نہیں۔

قال ابن عابدينؒ: قوله قاصداً اشار به مع قوله خرج اِلى ان لو خرج

ولم يقصد أو قصد ولم يخرج لايكون مسافراً .

(ردالمحتار ج ۱،ص ۵۲۶)

(۴۵) ﴿جہاں نکاح ہوا کیا وہ مطلقاً وطن اصلی کے حکم میں ہے﴾

سوال: در مختار میں وطن اصلی اس جگہ کو بھی لکھا ہے، او تأ ھلہ یعنی نکاح کرنے کی جگہ تو کیا مطلقاً وہ جگہ جہاں نکاح ہوا ہے، وطن اصلی ہے، یا اس کا کچھ اور مطلب ہے؟

جواب: وطن اصلی کے معنی یہ لکھتے ہیں کہ وطن قرار ہو یعنی وہاں رہنا مقصود ہوتا ہے، جب وہاں رہنا مقصود ہو اور اس کی زوجہ وہاں رہتی ہو یہ مطلب نہیں کہ اگر کسی جگہ سے نکاح کر کے عورت کو لے آیا تو پھر بھی وہ موضع نکاح وطن ہو جاوے، حاصل یہ ہے کہ جس جگہ اس کی زوجہ رہتی ہے، اور اس کو وہاں رہنا مقصود ہے تو وہ بھی وطن اصلی ہے، اگر دو زوجہ دو شہروں میں الگ الگ رہتی ہیں تو دونوں وطن اصلی ہیں، دونوں جگہوں میں پوری نماز پڑھے گا۔

قال ابن عابدينؒ : ولو كان له اهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيما .

(ردالمحتار ،ج ۱،ص ۵۳۲)

(۴۶) ﴿خسر کا گھر وطن اصلی نہیں﴾

سوال: ایک شخص پشاور کا رہنے والا ہے اور اس نے سوات میں نکاح کیا اب یہ شخص جب خسر کے گھر (سوات) چلا جائے تو وہاں مقیم ہوگا یا مسافر؟

جواب: محض نکاح کرنے سے سوات اس کا وطن اصلی نہیں بنتا جب تک

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

وہاں باقاعدہ نیت اقامت نہ کرے۔

قال ابن عابدینؒ : ولو کان له اهل ببلدتین فأیتهما دخلها صار مقیماً فإن ماتت زوجته فی احداهما وبقی له فیها دور و عقار قیل لایبقی وطناً له إذا المعتبر الاهل دون الدار کما لو تأهل ببلدة واستقرت سکناً له ولیس له فیها دار و قیل تبقیٰ۔

(ردالمحتار ، ج ۱، ص ۵۳۲)

(۴۷) ﴿کیا عورت کو شادی کے بعد وطن اصلی میں قصر کرنا ہوگا﴾

سوال: عورت شادی ہونے کے بعد اگر اپنے والدین کے گھر آجائے تو کیا یہ عورت قصر نماز پڑھیگی یا پوری؟

جواب: اگر والدین کے گھر کا فاصلہ سفر کی مقدار کے برابر ہو تو یہ عورت باپ کے گھر میں مسافر شمار ہو کر قصر نماز پڑھیگی۔

قال فی شرح التنویر : الوطن الاصلی یبطل بمثله وفی ردالمحتار فلو کان له ابوان ببلد غیر مولده وهو بالغ ولم یتأهل به فلیس ذلک وطناً له إلا إذا عزم علی القرار فیه وترک الوطن الذی کان قبله شرح المنیة .

(ردالمحتار ، ج ۱، ص ۵۳۲)

(۴۸) ﴿بغیر ارادہ اتفاقاً سے پندرہ دن رہ جائے تو کیا حکم ہے﴾

سوال: چند اشخاص تجارت کے لئے جاتے ہیں اور ایک جگہ قیام کرتے ہیں، نزدیک جگہوں میں سودا فروخت کرکے رات کو جائے قیام پر واپس آجاتے ہیں اور نماز قصر پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا ارادہ پندرہ دن قیام کا نہیں ہے، سودا

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

فروخت ہونے پر چلے جاویں گے، ایسی حالت میں اگر پندرہ روز یا زیادہ قیام کی نوبت آجاوے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب کہ اول پختہ ارادہ پندرہ دن قیام کا وہاں نہ ہو اگرچہ پندرہ دن یا زیادہ اتفاقاً گزر جاوے، تو ایسی حالت میں نماز کو قصر کرنا چاہئے۔

قال فی شرح التنویر : أو دخل بلدةً ولم ینوھا أی مدة الاقامة بل ترقب السفر غداً أو بعده ولو بقی علی ذلک سنین.

(ردالمحتار، ج ۱، ص ۵۲۹)

(۴۹) ﴿میدان جنگ کے مجاہد و سپاہی کے قصر کا حکم﴾

سوال: ہم لوگ میدان جنگ میں شامل ہیں لیکن کہیں دس روز کہیں بیس روز ٹھہرنا ہوتا ہے، اور ہم کو پہلے سے کوئی اطلاع نہیں ہوتی کہ ایک روز میں واپس چلے آوے یا دس برس تک نہ آوے اس صورت میں نماز قصر پڑھیں گے یا پوری؟ اور سنت پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی حالت میں نماز قصر ہی ادا کرنی چاہئے اور سنتوں کا حکم یہ ہے کہ اگر حالت اطمینان میں ہو تو سنتوں کا ادا کرنا بہتر ہے ورنہ ترک کردی جاویں۔

قال فی شرح التنویر : وکذا یصلی رکعتین عسکر دخل ارض حرب او حاصر حصنا فیھا. (ج ۱، ص ۵۲۹)

ویأتی المسافر بالسنن إن کان فی حال امن و قرار وإلا بأن کان فی خوف و فرار لایأتی بھا ھوالمختار لانه ترک لعذر.

(الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار، ج ۱، ص ۵۳۲)

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

(۵۰) ﴿جنگی قیدیوں کے لئے قصر کا حکم﴾

سوال: احسن الفتاویٰ میں جنگی قیدیوں کے متعلق مسئلہ اس طرح لکھا ہے
مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ آپ حضرات کا قید میں قیام غیر اختیاری اور بلا ارادہ ہے اس لئے آپ قصر نماز پڑھیں، سنت پوری پڑھیں، جس جگہ پر قیام اپنی نیت وارادہ سے نہ ہو وہاں کے لئے یہی حکم ہے۔ اس پر اکثر فقہاء اور محدثین کا اتفاق ہے کہ جس مقام پر مجبوراً ٹھہرنا پڑے اور ہر وقت یہ نیت ہو کہ رکاوٹ دور ہوتے ہی انشاء اللہ واپسی ہوگی تو وہاں جتنی مدت بھی قیام ہو قصر ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک علاقہ میں برف کی وجہ سے چھ مہینے تک رکے رہے اور قصر پڑھتے رہے۔ جنگی حالات میں بعض صحابہ کرامؓ کو بعض مقامات پر کئی ماہ تک مجبوراً ٹھہرنا پڑا۔ حضرت انسؓ دو سال تک شام میں رکے رہے اور قصر فرماتے رہے۔ جمعہ آپ پر واجب نہیں، پڑھ سکیں تو ثواب ملے گا، تفہیم القرآن میں بھی انہوں نے یہی لکھا ہے۔

جواب: نماز کے قصر و اتمام کا مدار اقامت اختیاری و اضطراری پر نہیں بلکہ اس کا مدار پندرہ دن تک اقامت کے یقین و عدم یقین پر ہے، چنانچہ بیوی، خادم، غلام اور قیدی کی اقامت اختیاری نہیں ہوتی بلکہ شوہر اور مولیٰ کی اقامت کے تابع ہے اس کے باوجود جب انہیں پندرہ روز تک شوہر اور مولیٰ کی اقامت کا علم ہو جائے تو ان پر اتمام ضروری ہے۔ مودودی صاحب کی تحریر میں جو حوالے نقل کئے گئے ہیں، ان سب میں قصر ان بناء پر نہیں کہ اقامت غیر اختیاری تھی بلکہ اس بناء پر ہے کہ پندرہ روز تک اقامت کا یقین نہ تھا۔

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

(۵۱) ﴿ عورت کا وطن اصلی ﴾

سوال: عورت کا وطن اصلی اس کا سسرال ہے یا والدین کا گھر؟

جواب: عورت مرد کے تابع ہے شوہر اس کو جہاں رکھے وہی اس کا وطن ہوگا۔

قال فی شرح التنویر : والمعتبرة نیة المتبوع لانه الاصل لا التابع کامرأة وفاها مهرها المعجل .

(ردالمحتار ، ج ۱ ، ص ۵۳۳)

(۵۲) ﴿ ریل گاڑی اور بس میں نماز ﴾

سوال: ریل گاڑی یا بس کے سفر میں نماز کیسے پڑھے؟ اگر ڈرائیور بس نہ روکے اور بس اسٹاپ یا اسٹیشن تک پہنچنے میں وقت نکل جانے کا خطرہ ہو، اگر کھڑا نہ ہوسکتا ہو تو بیٹھ کر نماز ہو جائے گی؟ اور قبلہ کی طرف رخ نہ ہوسکے تو کیا کرے؟

جواب: ریل گاڑی اور بس میں کھڑے ہو کر قبلہ رخ نماز پڑھیں، گرنے کا خطرہ ہو تو کسی چیز سے ٹیک لگا کر یا ہاتھ سے کوئی چیز پکڑ کر کھڑے ہو، حالت قیام میں ہاتھ باندھنا سنت ہے فرض نہیں اور قیام فرض ہے، اس لئے بوقت ضرورت ہاتھ چھوڑ کر کسی چیز کو پکڑ کر کھڑا ہو، اگر قبلہ رخ ہونے کی گنجائش نہ ہو تو دو نشتوں کے درمیان قبلہ رخ کھڑا ہو کر قیام و رکوع کا فرض ادا کرے اور سجدہ کے لئے پچھلی نشست پر کرسی کی طرح بیٹھ جائے یعنی پاؤں نیچے ہی رہیں اور سامنے کی نشست پر سجدہ کرے اس صورت میں بحالت سجدہ گھٹنے کسی چیز پر نہیں ٹکیں گے مگر سجدہ میں گھٹنے رکھنا فرض

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

نہیں بلکہ واجب یا سنت ہے بوقت عذر اس کے ترک کرنے سے نماز ہو جائے گی، اگر کسی وجہ سے قیام یا استقبال قبلہ کا فرض کسی طرح بھی ادا نہ ہو سکے تو اس وقت جیسے بھی ممکن ہو نماز پڑھ لے مگر بعد میں ایسی نماز کا اعادہ کرے۔ (احسن الفتاویٰ، ص ۸۸)

(۵۳) ﴿نماز پڑھتے وقت ریل قبلہ سے پھر گئی﴾

سوال: ریل میں سفر کرتے وقت اس نے کعبہ کی طرف رخ کیا اور نماز کے دوران گاڑی کا رخ کعبہ سے پھر گیا تو اس کی نماز باقی رہے گی؟

جواب: ریل کا رخ پھرنے کا علم ہوتے ہی فوراً قبلہ کی طرف پھر جائے اگر نہیں گھومایا پھرایا گھومنے پھرنے کی جگہ نہیں تھی تو نماز دوبارہ پڑھے البتہ نماز پڑھنے کے بعد ریل گھومنے پھرنے کا علم ہوا تو یہ نماز صحیح ہوگئی۔

(۵۴) ﴿حالت نماز میں ریل روانگی کی سیٹھی دیوے﴾

سوال: کس مقدار کے نقصان پر فرض، سنت یا نوافل کی نیت توڑ دینی چاہئے اور اگر حالت سفر میں نماز کی نیت کر لینے کے بعد ریل سیٹھی دیوے تو کیا کرے؟

جواب: چار چیزوں کے نقصان پر نماز کی نیت توڑ دینا درست ہے۔

(۱) سانپ مارنا، (۲) سواری بھاگنا، (۳) دیگچی میں سالن جوش کھا جانا، (۴) اتنی چیز ضائع ہونا جس کی قیمت ایک درہم کے برابر ہو۔

ریل کی سیٹھی پر اگر ریل چلے جانے کا خطرہ ہو تو نماز توڑنا جائز ہے۔

قال فی شرح التنویر ویباح قطعها لنحو قتل حیة و ند دابة وفور قدر

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

وضياع ماقيمته درهم له أو لغيره .

(ردالمحتار ، ج ۱ ، ص ۴۴۰)

(۵۵) ﴿نماز مغرب پڑھ کر ہوائی جہاز میں سوار ہوا اور آفتاب دوبارہ نظر آنے لگا﴾

سوال: ایک شخص مغرب کی نماز ادا کر کے ہوائی جہاز میں سوار ہوا ، جہاز مغرب کی طرف اتنا تیز چلا کہ آفتاب دوبارہ نظر آنے لگا، تو کیا اس پر مغرب کی نماز دوبارہ واجب ہوگی ، نیز صائم نے روزہ افطار کرلیا تھا، تو روزہ صحیح ہوگا یا نہیں ؟

جواب: مغرب کی نماز دوبارہ پڑھنا واجب نہیں ہے، روزہ بھی صحیح ہوگیا، مگر قواعد سے معلوم ہوتا ہے کہ دوبارہ غروب تک امساک واجب ہے۔

قال في شرح التنوير : فلو غربت ثم عادت هل يعود الوقت الظاهر ، نعم وقال ابن عابدينؒ قوله الظاهر نعم بحث صاحب النهر حيث قال ذكر الشافعية ان الوقت يعود (إلى قوله) قلت على أن الشيخ اسمٰعيل رد ما بحثه فى النهر تبعاً للشافعية بأن صلوٰة العصر بغيبوبة الشفق تصير قضاءً و رجوعها لا يعيدها اداءً وما فى الحديث خصوصية على رضى الله عنه كما يعطيه قوله عليه الصلوٰة والسلام انه كان فى طاعتك وطاعة رسولك ، قلت ويلزم على الاول بطلان صوم من افطر قبل ردها وبطلان صلوٰة المغرب لو سلمنا عود الوقت بعدوها للكل ، والله اعلم .

(ردالمحتار ، ج ۱ ، ص ۲۴۱)

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

(۵۶) ﴿ہوائی جہاز میں دن بہت بڑا یا بہت چھوٹا ہو جائے تو نماز روزہ کا حکم﴾

سوال: کوئی شخص ہوائی جہاز کے ذریعہ مغرب کی طرف جا رہا ہے۔ سورج غروب نہیں ہو رہا تو نماز کس طرح ادا کریں، اور روزہ کس وقت افطار کرے؟ یا اس کے برعکس مشرق کی طرف جا رہا ہے، جس کا دن بالکل چھوٹا رہے گا اس کی نماز اور روزہ کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: مغرب کی طرف جانے والا شخص اگر چوبیس گھنٹے میں پانچ نمازیں دن کے اوقات میں ادا کر سکتا ہو تو ہر نماز اس کا وقت داخل ہونے پر ادا کرے اور اگر اس کا دن اتنا طویل ہو گیا کہ چوبیس گھنٹے میں پانچ نمازوں کا وقت نہیں آتا تو عام ایام میں اوقات نماز کے فصل کا اندازہ کر کے اس کے مطابق نمازیں پڑھے۔

یہی حکم روزے کا ہے اگر طلوع فجر سے لیکر چوبیس گھنٹے کے اندر غروب ہو جائے تو غروب کے بعد افطار کرے، جن ممالک میں صرف بقدر کفایت کھانے پینے کا وقت ملتا ہو ان میں قبل الغروب افطار کی اجازت نہیں تو عارضی طور پر شاذ و نادر ایک دن طویل ہو جانے سے بطریق اولیٰ اس کی اجازت نہ ہوگی۔

البتہ اگر چوبیس گھنٹے کے اندر اندر غروب نہ ہو تو چوبیس گھنٹے پورے ہونے سے اتنا وقت پہلے کہ اس میں بقدر ضرورت کھا پی سکتا ہو افطار کر لے، اگر ابتداء صبح صادق کے وقت بھی سفر میں تھا تو اس پر روزہ فرض نہیں، بعد میں قضا رکھے اور اگر اس وقت مسافر نہ تھا تو روزہ رکھنا فرض ہے اور اتنے طویل روزے کا تحمل نہ ہو تو سفر نا جائز ہے۔

جو شخص جانب مشرق جا رہا ہے نماز کے اوقات اس پر گزرتے رہیں گے۔ ان

www.e-iqra.info

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

اوقات میں نماز ادا کرے گا اور روزہ غروب کے بعد افطار کرے کیونکہ صوم کے معنی ہیں طلوع فجر سے غروب آفتاب تک امساک۔

قال العلامة ابن عابدين رحمة الله تحت (قوله حديث الدجال) قال الرملي في شرح المنهاج ويجرى ذلك فيما لو مكثت المشس عند قوم مدة، قال في امداد الفتاح: قلت و كذلك يقدر لجميع الآجال كالصوم والزكوة والحج والعدة و آجال البيع والسلم والاجارة و ينظر ابتداء اليوم فيقدر كل فصل من الفصول الاربعة بحسب ما يكون كل يوم من الزيادة والنقص كذا في كتب الائمة الشافعية ونحن نقول بمثله إذ اصل التقدير مقول به اجماعاً في الصلوات اهـ وبعد اسطر و في حديث أن ليلة طلوعها من مغربها تطول بقدر ثلاث ليال لكن ذلك لا يعرف إلا بعد مضيها لا بها مها على الناس فخ قياس مامر انه يلزم قضاء الخمس لان الزائد لليتان فيقد ران عن يوم و ليلة و واجبها الخمس، وقال ايضاً تحت قوله فقد الامران (تتمة) لم ار من تعرض عندنا لحكم صومهم فيما إذا كان يطلع الفجر عندهم كما تغيب الشمس أو بعده بزمان لا يقدر فيه الصائم على ما يقيم بنية ولا يمكن أن يقال بوجوب موالاة الصوم عليهم لانه يؤدى إلى الهلاك فإن قلنا بوجوب الصوم يلزم القول بالتقدير وهل يقدر ليلهم باقرب البلاد إليهم كما قال الشافعية هنا ايضاً ام يقدر لهم بما يسع الاكل والشرب أيجب عليهم القضاء فقط دون الاداء كل محتمل فليتأمل

(ردالمحتار، ج ۱، ص ۲۴۴)

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

(۵۷) ﴿مسافت قصر در سفر ہوائی جہاز﴾

سوال: ہوائی جہاز میں اگر کوئی سفر کریں تو کتنی مسافت میں نماز کا قصر کرنا چاہئے؟

جواب: جس وقت احکام شرعیہ سفر کے متعلق موضوع ہوئے ہیں اس وقت سفر خشک، زمین اور پہاڑ اور دریا میں واقع تھا ہوائی سفر نہیں تھا اور احکام کا بیان واقعات ہی کے تابع ہوتے ہیں، اس لئے شریعت میں ہوائی جہاز کا ذکر پہلے سے نہیں، لیکن شریعت میں اس کی نظیر وارد ہے، وہ یہ ہے کہ حج میں جو مواقیت متعدد ہیں، ان میں اہل نجد کے لئے قرن مقرر فرمایا گیا ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کوفہ و بصرہ فتح ہوا تو ان لوگوں نے عرض کیا کہ قرن ہماری راہ سے ہٹا ہوا ہے اور وہاں جانے میں مشقت ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس کے محاذی مقام کو دیکھ لو، چنانچہ ذات عرق مقرر ہوا، اس نظیر کو مد نظر رکھتے ہوئے اسی طرح یہاں اس مسافت ہوائی کے محاذی کو دیکھیں گے کہ خشک زمین ہے یا دریا ہے یا پہاڑ؟ اور اس محاذی کی مسافت قصر کو دیکھیں گے، اور اسی کا اعتبار اس مسافت ہوائی میں کرکے اس کے موافق حکم دیں گے۔

(امداد الفتاوٰی، ج ۱، ص ۳۹۷)

(۵۸) ﴿ہوائی جہاز میں نماز کا حکم﴾

سوال: ہوائی جہاز جس وقت کہ وہ ہوا میں ہو خواہ چلتا ہو یا ٹھہرا ہوا ہو اس میں نماز فرض جائز ہے یا نہیں؟

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

جواب: حالت عذر میں ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا درست ہے، مثلاً نزول میں ہلاکت کا اندیشہ ہو یا اترنے پر قادر نہ ہو اور نماز قضا ہونے کا خطرہ ہو اگر یہ عذر نہ ہو تو پھر جہاز میں نماز جائز نہیں۔

نماز میں قیام، رکوع، سجدہ اور قبلہ کی طرف رخ کرنا جتنا ممکن ہو ضروری ہیں، اگر بالکل ممکن نہ ہو تو اشارہ کرکے جس طرف بھی ممکن ہو نماز پڑھے لیکن اس نماز کا اعادہ بعد میں ضروری ہے اس ناقص ادائیگی سے نماز قضا ہونے کی گناہ سے بچ سکتا ہے۔

قال العلامة القهستانی فی شرح مختصر الوقاية والسجود لغةً هو الخضوع وشرعاً وضع الجبهة على الارض و غيرها انتهى . وفى البحر شرح الكنز قوله وكره باحدهما او بكور عمامة من فصل إذا اراد الدخول فى الصلوٰة فى اثناء ما بسطه والاصل أنه كما يجوز السجدة على الارض يجوز على ما هو بمعنى الارض مما تجد جبهته حجمه وتستقر عليه و تفسير وجدان الحجم أن الساجد لو بالغ لا يتسفل رأسه أبلغ من ذلك انتهى . وفى الوقاية فى آخر باب صفة الصلوٰة فإن سجد على كور عمامة او فاضل ثوبه أو شئ يجد حجمه و تستقر عليه الجبهة جاز و إن لم تستقر لا يجوز انتهىٰ . فالمركب الهوائى إن كان مركباً من اشياء صلبه بحيث تستقر عليه الجبهة ولا تنسفل بالتسفيل يجوز السجدة عليه والظاهر انه ملحق بالدابة كالسفينة السائرة والموقوفة بالشط الغير المستقرة على الارض فإنها ملحقه بالدابة كما يستفاد من رد المحتار قبل سجدة التلاوة

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

فالصلوٰة المكتوبة على المركب الهوائی لاتجوز بدون العذر كما هو حكم الصلوٰة على الدابة والسفينة السائرة و هل يلزم التوجه اِلى القبلة ههنا كما فی السفينة أو لا كما فی الدابة والظاهر أنه يلزم لان المركب الهوائی بمنزلة البيت كالسفينة فاِن لم يمكنه يمكث عن الصلوٰة اِلا اِذا خاف فوت الوقت لما تقرر من أن قبلة العاجز جهة قدرته وما من حادثة اِلا ولها ذكر فی كتاب من الكتب المعتبرة أما بعينها أو بذكر قاعدة كلية تشتملها . والله تعالىٰ اعلم . (امداد الفتاویٰ ، ج ۱ ، ص ۳۹۶)

(۵۹) ﴿بحری جہاز کے ملازمین کے قصر یا اتمام کا حکم﴾

سوال: جو لوگ بحری جہاز میں نوکری کرتے ہیں اور ان کا دائمی پیشہ یہی ہے ، بعض ان میں ایسے ہیں جو ہفتوں میں واپس آجاتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو مہینوں میں واپس آتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو برسوں میں واپس آتے ہیں ۔ ان میں بعض بحری جہاز تو ایسے ہیں جو ایک ملک سے براہ راست دوسرے ملک کو چلے جاتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ملک در ملک شہر در شہر آدمیوں کو اتارنے چڑھانے اور مال لیتے دیتے جاتے ہیں اور کہیں ہفتہ بھر، کہیں اس سے کم و زیادہ ٹھہر جاتے ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ یہ لوگ ذی اختیار نہیں جب تک کپتان جہاز یا اس کا قائم مقام ٹھہرے تب یہ بھی ٹھہرتے ہیں جب وہ چلتے ہیں تو یہ بھی چلتے ہیں آیا یہ لوگ مسافر ہیں یا مقیم؟ اگر مسافر ہیں تو اپنی نمازوں کا قصر کریں اور روزہ افطار کریں یا نہیں ؟

جواب: جہاز گھر یعنی وطن کے حکم میں تو نہیں ہے پس اس کا حکم کوئی جدا نہیں ہے ، جو حکم اور مسافروں کا ہے وہی اس کا ہے ، یعنی یہ لوگ جب وطن اصلی یا

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

وطن اقامت سے چلتے ہیں چلنے کے وقت دیکھنا چاہئے کہ کس قدر مسافت قطع کرنے کا ارادہ مصمم ہوتا ہے، اگر بقدر مسافت تین دن کے (یعنی دریا میں اعتدال ہوا کی حالت میں کشتی تین دن میں جس قدر جاتی ہو) ارادہ ہوتو قصر کرے گا اور اگر اس سے کم ہوتو پوری نماز پڑھے گا۔

(ھکذا فی کتب الفقہ)

(۶۰) ﴿وطن اقامت میں سامان موجود ہونے سے سفر باطل نہیں ہوتا ہے﴾

سوال: ایک شخص نے کسی مقام پر تحصیل علم کی غرض سے یا کسی دنیوی روزگار کی غرض سے اقامت کی نیت کر کے سامان سفر رکھ دیا، اب یہ شخص ہر جمعہ گھر آتا جاتا ہے یا وہاں سے مسافت سفر کی مقدار کسی دور جگہ چلتا ہے اور پھر وہی جائے اقامت کو واپس آتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ شخص اس جائے اقامت میں جدید اقامت کی نیت کریں گے یا وہ پہلی اقامت کافی ہے؟

جواب: جس شخص نے وطن اقامت میں پندرہ دن کی نیت اقامت کی ہو اور اس نے سامان سفر بھی وہاں رکھدیا ہو مثلاً بستر وغیرہ، چاہے یہ کسی مدرسے کا طالب علم ہو یا کسی جگہ میں دنیوی کام کرنے والا ہو جب تک اس کا سامان سفر اس جائے اقامت میں موجود ہو اور اس نے باطل کرنے کا ارادہ بھی نہیں کیا ہو بلکہ ارادہ یہ ہو کہ اس جگہ پر واپس آنا ہے، تو یہ شخص اس جائے اقامت میں دوبارہ آنے کے وقت مقیم ہوگا، اس کو جدید نیت اقامت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

قال العلامة ابن نجيمؒ : كوطن الاقامة يبقى ببقاء الثقل وإن اقام بموضع آخر . (البحر الرائق ، ج ۲، ص ۱۳۶)

(۶۱) ﴿سفر مع ترک اثقال سے وطن اقامت باطل نہیں ہوتا﴾

سوال: میں منڈی بہاء الدین میں خطیب ہوں اور مستقل طور پر ملازمت کر رہا ہوں ، مجھے محکمۂ اوقاف کی طرف سے ایک رہائش مکان بھی ملا ہوا ہے، میرے بال بچے مع گھریلوں سامان کے بھی میرے ہمراہ ہی مکان میں رہائش رکھتے ہیں ، البتہ میرا وطن اصلی سلانوالی ضلع سرگودھا ہے، وہیں کا رہنے والا ہوں اور وطن اقامت یہ منڈی بہاء الدین ہے، ایک عالم فاضل فرماتے ہیں کہ سفر شرعی کے لئے منڈی بہاء الدین سے باہر جب بھی میں جاؤں اور پھر واپس منڈی میں آؤ تو نماز قصر کروں تاوقتیکہ واپسی کے بعد منڈی میں پندرہ یوم ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو، مثلاً اگر کسی سفر شرعی سے واپسی کے بعد ہفتہ عشرہ تک کہیں دوبارہ سفر پر جانا لازم ہو تو قصر لازم ہوگی اور پوری نماز مقتدیوں کو نہیں پڑھا سکتے ، قابل دریافت امر یہ ہے کہ منڈی بہاء الدین میں باقاعدہ رہائش رکھنے اور بال بچے موجود ہونے کے پھر بھی کیا سفر شرعی سے واپسی کے بعد اقامت شرعی کے لئے پندرہ روز کی نیت کرنا شرط ہے یا نہیں؟ اور منڈی سے باہر اکثر جانا ہی پڑتا ہے، اور گاہ گاہ یہ اسفار مختصر وقفات کے بعد مسلسل ہوتے ہیں تو میں امامت کیسے کرا سکتا ہوں؟ مدلل ارقام فرمایا جائے؟

جواب: فاضل موصوف کا مذکورہ بالا فتوی غالباً متون کے اطلاق سفر پر مبنی ہے، متون کی عبارت یہ ہے:

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

ویبطل الوطن الاصلی بمثله والسفر و وطن الاقامة بمثله والسفر والاصلی (کنز وغیرہ)۔

اس عبارت سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وطن اقامت سے محض خروج بنیت سفر اس کے لئے مبطل ہے، لیکن اس کے ظاہر کو کافی سمجھنے کی بجائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کی صحیح مراد تک پہنچنے کے لئے دیگر عبارات فقہیہ پر بھی نظر کر لی جائے۔ عبارت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وطن اقامت سے محض سفر کرنا ہی مبطل نہیں بلکہ دراصل سفر بصورت ارتحال مبطل ہے، یعنی یہ بطلان اس وقت ہوگا جبکہ وطن اقامت سے بنیت سفر جاتے وقت اپنا سامان وغیرہ بھی ہمراہ لے جائے جس سے یہ سمجھا جائے کہ شخص مذکور کا ارادہ فی الحال یہاں واپس آنے کا نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وطن اصلی سفر سے باطل نہیں ہوتا کیونکہ وطن اصلی سے سفر کرنا ترک توطن بالوطن الاصلی یا اعراض عن التوطن پر دلالت نہیں کرتا بلکہ اہل وعیال وغیرہ کی موجودگی اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ جانے والا اس مقام پر واپس لوٹ آنے کے قصد و ارادہ سے جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ اگر وطن اصلی سے جانے والا اہل وعیال سمیت چلا جائے اور دوسری جگہ وطن اصلی بنائے تو پہلے وطن اصلی کی وطنیت بھی ختم ہو جاتی ہے، جیسا کہ تمام کتب فقہ میں مصرح ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل بطلان وطن کا مدار سفر وغیرہ مع ترک توطن یا اعراض عن التوطن پر ہے، محض خروج بنیت سفر پر نہیں، پس جس وطن سے بھی ترک توطن کا عزم کر لیا اور وہاں سے نکل پڑا یا دوسری جگہ وطن بنا لیا وہ وطن باطل ہو جائے گا۔ خواہ یہ وطن اصلی ہو یا وطن اقامت، البتہ ان دونوں وطنوں سے سفر کرنے میں عام طور پر ایک فرق ہوا کرتا ہے، جس کی وجہ سے ان دونوں اوطان کے

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

متعلق سفر کا حکم مختلف بتلایا گیا کہ سفر وطن اصلی کے لئے مبطل نہیں اور وطن اقامت کے لئے مبطل ہے، وہ فرق یہ ہے کہ وطن اصلی سے سفر عام حالات میں بدون ارادۂ ترک توطن ہوتا ہے۔

کسی حاجت کے لئے سفر ہوا واپس پھر وہیں آنا ہوتا ہے، اور یہ سفر بصورت ارتحال نہیں ہوتا اور وطن اقامت سے سفر عموماً ارادۂ ترک توطن ہوتا ہے، کیونکہ اصلی رہائش تو کسی دوسری جگہ سے یہاں قیام برائے حاجت تھا۔ ضرورت پوری ہونے پر یہاں سے جانا ہی ہوگا جیسے اسفار تجارت وملاقات وحج وغیرہ۔

پس یہ سفر عموماً بصورت ارتحال ہی ہوتا ہے، اس فرق کے پیش نظر یہ کہا گیا ہے کہ سفر وطن اقامت کے لئے مبطل ہے کیونکہ وطن اقامت کے بارے میں سفر کا عام معروف وممتاز فرد ایسا ہی ہوتا ہے۔ والمطلق اذا اطلق یراد به الفرد الکامل، پس متون کی تعبیر سفر کے اسی فرد مطلق کے بارے میں ہوگی، تمام سفروں کے بارے میں نہیں، چنانچہ بدائع کی تعلیل سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہے کہ جو سفر وطن اقامت کے لئے مبطل ہے وہ کونسا سفر ہے؟ اور متون میں اس مقام پر جو لفظ سفر مذکور ہے، اس سے کیا مراد ہے؟ ملک العلماء امام ابوبکر الکاسانی تحریر فرماتے ہیں۔

وینتقض بالسفر ایضاً لان توطنه فی هذا المقام لیس للقرار ولکن لحاجته فاذا سافر منه یستدل به علی انقضاء حاجته فصار معرضا عن التوطن به فصار ناقضاً له دلالةً.

(ج ۱، ص ۱۰۴)

تعلیل سے ظاہر ہے کہ یہ وہ سفر ہے جو اس امر کی دلیل بن سکے کہ اب یہاں

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

رہائش کی حاجت نہیں رہی اور جانے والا اس مقام کی وطنیت کو ختم کر چکا ہے اور یہ اس سفر میں ہوتا ہے جو کہ بصورت ارتحال ہوتا ہے، اور جس شہر میں زید کی بیوی، بچے ہیں اور کامل رہائش ہے، ایک وہ دن کے لئے اگر زید کہیں جائے تو زید کا یہ سفر قضاء حاجت، اعراض عن التوطن یا نقض للتوطن کسی امر پر بھی ہرگز ہرگز دلالت نہیں کرتا، بلکہ بقاء ثقل بقاء توطن کی قطعی دلیل ہے اور اگر لفظ سفر سے مراد سفر شرعی کا ہر فرد ہو خواہ وہ بصورت ارتحال ہو یا بصورت ارتحال نہ ہو تو دلیل اور دعویٰ میں انطباق کیسے ہوگا؟ جبکہ دعویٰ عام اور دلیل خاص ہے۔

اس کے علاوہ صاحب بحر وغیرہ نے اس امر کی تصریح نقل کی ہے کہ بقائے ثقل سے وطن اقامت باقی رہتا ہے گو دوسری جگہ بھی مقیم ہو جائے اس تصریح سے تعلیل بدائع کا مفہوم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

و هذا نصه وفي المحيط ولو كان له اهل بالكوفة واهل بالبصرة فمات اهله بالبصرة وبقي له دور و عقار بالبصرة لا تبقى وطناً له وقيل تبقى وطناً لانها كانت وطناً له بالاهل والدار جميعاً فبزوال احدهما لا يرتفع الوطن كوطن الاقامة يبقى ببقاء الثقل وإن اقام بموضع اخر اهـ. (ج ۲، ص ۱۴۸)

اور بحوالہ محیط بعینہ یہی جزئیہ مجمع الانہر (ج ۲، ص ۱۲۴) میں بھی موجود ہے۔ صاحب بحر اور صاحب نہر نیز منحۃ الخالق میں علامہ شامی نے اس پر کوئی کلام نہیں فرمایا۔

فائدہ: تفصیل بالا اور دیگر عبارات سے یہ معلومات ہوتا ہے کہ وطن اصلی ہو یا

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

وطن اقامت درحقیقت اس وقت باطل ہوتے ہیں جبکہ ان کے شمار کردہ مبطلوں میں دلالۃ علیٰ نقض الوطن السابق پائی جائے، دیکھئے وطن اصلی کے لئے دوسرے وطن اصلی کو مبطل قرار دیا گیا ہے اور متون میں یہ بطلان مطلق ہے۔ کسی قید کے ساتھ مقید نہیں حالانکہ دوسرا وطن اصلی علی الاطلاق پہلے کے لئے مبطل نہیں بلکہ اس صورت میں مبطل ہے جبکہ پہلے سے نقض وطنیت کرتے ہوئے دوسرے کو بھی وطن اصلی بنالے، ورنہ اگر پہلے وطن کو حالت سابقہ پر رکھتے ہوئے دوسرے مقام پر بیوی کر لیتا ہے اور اسے بھی مستقل رہائش کے لئے تجویز کر لیتا ہے تو پہلا وطن اصلی اس سے باطل نہیں ہوگا۔

کما فی البحر وغیرہ قیدنا بکونہ انتقل عن الاول باھلہ لانہ لو لم ینتقل بھم ولکنہ استحدث اھلاً فی بلدۃ اخری فان الاول لم یبطل ویتم فیھما . (ج ۲، ص ۱۴۸)

بلکہ علامہ طحطاوی نے لکھا ہے کہ دو سے زائد بھی وطن اصلی ہوسکتے ہیں اور متون میں دوسرے نمبر پر مبطل وطن اقامت کو شمار کیا گیا ہے کہ دوسرا وطن اقامت پہلے کے لئے مبطل ہے اور الفاظ میں یہاں بھی اطلاق ہے اور بظاہر کوئی قید موجود نہیں حالانکہ جیسے صورت اولیٰ میں بطلان مقید ہے ایسے ہی یہاں بھی مقید ہے، یعنی دوسرا وطن اقامت پہلے کے لئے تب ہی مبطل ہوگا، جبکہ پہلے کی وطنیت کو ختم کر کے وطن اقامت بنایا گیا ہو اور اگر پہلے کی وطنیت کو ختم نہیں کیا گیا بلکہ اس کی رہائش بدستور باقی ہے، بیوی بچے اور سامان وہیں ہے اور دوسرے کو مقام شرعی میں اقامت کے ساتھ مقیم ہوگیا تو اس سے پہلا وطن اقامت باطل نہیں ہوگا جیسا کہ جزئیہ محیط میں مصرح ہے، کوطن الاقامۃ یبقی ببقاء الثقل وان اقام بموضع آخر اھ۔

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

پس جیسے ان دونوں مبطلون میں الفاظ مطلق ہیں لیکن مراد خاص ہے اسی طرح مبطل ثالث (سفر) کے بارے میں کہا جائیگا کہ گو لفظوں میں عموم ہے مگر مراد خاص سفر ہے جو بصورت ارتحال ہوتا ہے جیسا کہ تعلیل بدائع سے مفہوم ہوتا ہے۔

بقاء اہل وثقل سے بقاء اقامت تو طن رہتا ہے عرف سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، چنانچہ جو شخص بال بچوں سمیت ایک شہر میں ہو گو یہ اس کا وطن اصلی نہ ہو محض اس کے ایک دو دن کے لئے سفر پر چلے جانے سے یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ یہاں سے ترک سکونت کر گیا ہے، نہ اس سفر کو کوئی ترک سکونت کہتا ہے اور نہ ہی سفر سے واپسی کو کوئی تجدید توطن یا استیناف سکونت قرار دیتا ہے۔ البتہ اگر بیوی بچے وغیرہ ہمراہ لے جائے اور ارادہ یہاں سے واپسی کا نہ ہو تو اب یقیناً کہا جاتا ہے کہ وہ یہاں سے رہائش ترک کر گیا ہے۔

تفصیل بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص کسی شہر میں باقاعدہ بیوی بچوں سمیت رہائش رکھتا ہے اور اس کا ذریعہ معاش بھی اسی شہر سے متعلق ہو تو اس کا یہ توطن تب باطل ہوگا جبکہ اس شہر سے رہائش ختم کر کے چلا جائے، محض عارضی اور وقتی اسفار سے یہ وطن اقامت باطل نہیں ہوگا۔ اور متون کے جزئیہ کا یہی مطلب ہے کہ وطن اقامت سے جب سفر بصورت ارتحال ہوگا تو یہ اس کے لئے مبطل ہوگا۔ پس صورت مسئولہ میں سائل سفر کے بعد جب بھی منڈی بہاء الدین پہنچے گا مقیم تصور کیا جائیگا اور نماز پوری پڑھے گا بلکہ بعض عبارات سے تو ایسے مقام کے وطن اصلی ہونے کا شبہ ہوتا ہے۔ کتاب الفقہ للعلامۃ عبدالرحمٰن الجزری مطبوعہ مصر میں وطن اصلی کی تعریف یہ کی گئی ہے۔

www.e-iqra.info

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

"وهو الذی ولد فیه اوله فیه زوج فی عصمته أو قصد ان یرتزق فیه وان لم یولد به ولم یکن له به زوج اهـ. (باب للمسافر)

فقط واللہ اعلم۔ عبدالستار نائب مفتی خیر المدارس ملتان ۸۶/۹/۱ھ۔

(احسن الفتاویٰ، ج ۴، ص ۱۰۸ تا ۱۱۱)

☆.....☆.....☆
☆.....☆

تبلیغی جماعت کی تشکیل کا حکم

سوال: تبلیغی جماعت کی تشکیل مختلف علاقوں کی طرف ہوتی ہے، اور کسی ایک جگہ پر پندرہ دن کا ارادہ نہیں ہوتا بلکہ ایک رات ایک مسجد میں اور دوسری رات دوسری مسجد میں گزارتے ہیں، لہٰذا ان حضرات کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: تبلیغی حضرات اگر پہلے سے مسافر نہ ہو اور کسی قریب علاقے کو تشکیل ہو جائے جہاں مقدار سفر پورا نہیں ہوتا تو یہ حضرات اتمام کریں گے اور اگر پہلے ہی سے مسافر ہو جیسے پشاور کے لوگ رائے ونڈ جا کر وہاں اقامت کی نیت نہ کی ہو، تو یہ حضرات قصر پڑھیں گے چاہے تشکیل قریب ہو یا بعید، کیونکہ تشکیل سے پہلے یہ لوگ مسافر تھے اور اقامت کا نیت بھی نہیں کیا ہے۔

البتہ جن حضرات کی تشکیل کسی ایک گاؤں یا کسی ایک شہر کو ہو جائے اور وہاں پندرہ دن گزارنے کا ارادہ ہو تو پھر یہ لوگ پوری نماز پڑھیں گے اگرچہ ان کی اقامت

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

کسی ایک مسجد میں نہیں ہے بلکہ مختلف مسجدوں میں ہے، اس لئے کہ اقامت کے لئے نیتِ اقامت کسی ایک گاؤں یا کسی ایک شہر میں شرط ہے کسی ایک جگہ شرط نہیں ۔ مثال کے طور پر کسی جماعت کی تشکیل رائے ونڈ سے جہانگیرہ کو ہوئی اور یہ حضرات بیس دن خاص جہانگیرہ میں گزاریں گے تو یہ لوگ اتمام کریں گے یعنی پوری نماز پڑھیں گے اگرچہ یہ لوگ ہر روز ایک مسجد سے دوسرے مسجد کو چلے جاتے ہیں، اس لئے کہ معتبر نیتِ اقامت ہے کسی ایک شہر میں اگرچہ کسی خاص جگہ میں نہ ہو۔

البتہ اگر تشکیل کسی ایسے علاقے کی طرف ہو جائے جس کو لوگ ایک بستی نہیں کہتے، تو ایسے گاؤں میں قصر کریں گے اگر مقدار سفر پورا ہوتا ہے اور اگر مقدار سفر سے کم ہو تو جو حضرات پہلے سے مسافر ہو تو وہ قصر کریں گے اور جو مقیم ہو وہ اتمام کریں گے ۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

وفي الهندية : ولايزال علىٰ حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة او قرية خمسة عشر يوماً أو اكثر ، كذا في الهداية : (الفتاوىٰ الهندية ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ١/١٣٩)

قال الشيخ إبراهيم الحلبي الحنفي رحمه الله : ذكر في الذخيرة أن المتطوع بالجهاد لايكون تبعاً للوالي وهو ظاهر وكذا قائدالاعمىٰ إذا كان باجر فهو تابع له كغيره من الأجراء وإلا فلا . (حلبي كبير : فصل في صلوٰة المسافر ، ص ۵۴۱)

☆....☆....☆

☆....☆

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

سوال: سفر کی حالت میں سنتوں کے پڑھنے کا تفصیلی حکم بیان کریں؟

الجواب وباللہ التوفیق:

حدیث پاک میں سنتوں کی بہت تاکید آئی ہے اور بلا عذر تارک السنۃ کے لئے شفاعت سے محرومی کی وعید ہے؟ جہاں تک ہوسکے سنتوں کی پابندی کرنا چاہئے، حدیث میں ہے (من صلیٰ فی یوم ثنتی عشرۃ رکعۃ تطوعا بنی لہ بھن بیت فی الجنۃ) (ابوداؤد: ۱۸۵/۱ حقانیہ ملتان). اسی طرح شامی میں سنتوں کی تاکید کے بحث میں ہے (والسنن اٰکدھا سنۃ الفجر اتفاقاً، ثم الأربع قبل الظھر فی الاصح لحدیث "من ترکھا لم تنلہ شفاعتی الخ" (شامی: ۱۴/۲) ان دونوں حدیثوں سے سنتوں کی فضیلت اور تاکید اور ترک سنت کی سخت وعید معلوم ہوتی ہے۔

لیکن جب دورانِ سفر فرض رباعی نماز میں قصر ہے تو سنتوں کا حکم کیا ہے؟ اس بارے میں سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین فرمالینا چاہئے کہ سنتوں میں قصر نہیں، یعنی اگر سفر میں سنت پڑھی جائیں گی تو پوری پڑھی جائیں گی، ان کا قصر نہ ہوگا جیسا کہ فجر مغرب و وتر کا قصر نہیں، ھندیہ میں ہے "لاقصر فی السنن (۱/۳۹)

اور شامی میں ہے "صلی الفرض الرباعی رکعتین، احترز بالفرض عن السنن والوتر، وبالرباعی عن الفجر والمغرب" (شامی: ۱۲۳/۲)

اس سے یہ بخوبی معلوم ہوگیا کہ سنت میں قصر نہیں، لیکن سفر میں سنتیں پڑھنا ہے کیسا؟ یا بالفاظ دیگر سفر میں سنت چھوڑ سکتے ہیں؟ اس میں کچھ تفصیل ہے۔

بعض علماء کا موقف ہے کہ سفر میں سنت پڑھنا چاہئے، اس مذہب کو امام ترمذی

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

نے بعض صحابہ، امام احمد اور امام اسحاق سے نقل فرمایا ہے (اعلاء السنن ۷/ ۳۲۹) اور ہمارے مذہب میں بھی یہ ایک قول ہے، یہ لوگ ان حدیثوں سے استدلال کرتے ہیں جن میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں سنت پڑھ لی ہے، مثلاً ابن عمر کا روایت جس میں ہے "صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم في الحضر والسفر، فصليت معه في الحضر الظهر اربعا وبعدها ركعتين، وصليت معه في الظهر ركعتين وبعدها ركعتين، والعصر ركعتين، ولم يصل بعدها شيئاً، والمغرب في الحضر والسفر سواء ثلاث ركعاتٍ لاينقص في حضر ولاسفر وهي وتر النهار وبعدها ركعتين" رواه الترمذي وحسنه، واخرج الطحاوي بسند صحيح وزاد فيه "وصلى العشاء ركعتين وبعدها ركعتين" (اعلاء السنن ۷/ ۳۲۹ ومابعدها).

بعض اہل علم حضرات نے فجر کی سنت کی اہمیت کے پیش نظر یہ فرمایا ہے کہ سنت فجر سفر میں ضرور پڑھنا چاہئے، حدیث میں ہے" لاتدعوا ركعتي الفجر ولو طردتكم الخيل" أخرجه احمد وابو داؤد (اعلاء السنن: ۷/ ۲۳۰) اور اسی مذہب کو ابن عابدین نے قیل سے نقل فرمایا ہے (شامی: ۲/ ۱۳۱)۔

اسی طرح علماء کرام کی ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ سفر میں سنت ترک کرنا چاہئے، اسی مذہب کو بھی امام ترمذی نے علماء کرام کی ایک طائفہ اور علامہ ابن عابدین نے بعض احناف سے قیل کے ساتھ نقل فرمایا ہے دیکھئے: ردالمحتار: ۲/ ۱۳۱ اور اعلاء السنن: ۷/ ۳۲۹۔

ان کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں لیکن چونکہ ترک اور فعل دونوں کے احادیث

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

موجود ہیں اس لئے احناف کے نزدیک مختار اور مفتیٰ بہ قول میں تفصیل یہ ہے کہ:

اگر مسافر حالتِ انتشار اور تشویش میں نماز پڑھتا ہے جیسے پلیٹ فارم پر گاڑی کا وقت قریب ہے، مسافروں کا ہجوم ہے یا کسی جگہ چلتے چلتے بس ٹھہری اور بہت جلد روانہ ہوجانے والی ہے تو ایسی حالت میں وہ فرائض پر اکتفاء کرسکتا ہے کیونکہ شریعت نے اُس کو سہولت کی خاطر چار رکعت فرض کی جگہ دو ہی کو فرض قرار دیا تو سنتیں نہ پڑھنے پر کوئی پکڑ نہ ہوگی۔ اور اگر مسافر سکون کی حالت میں ہو مثلاً کسی شہر میں آٹھ دس روز کے لئے ٹھہرا ہوا ہے اور ہر طرح اطمینان ہو تو سنت ادا کرے۔

قال في الدر: ويأتي المسافر بالسنن إن كان في حال امن وقرا والا بأن كان في خوف وفرار لايأتي بها هوا المختار، لأنه ترك لعذر قال في الرد تحت قول الدر هو المختار وقيل الأفضل الترك ترخيما وقيل الفعل تقرّبا وقال الهندواني: الفعل حال النزول والترك حال السير وقيل يصلي سنة الفجر خاصة وقيل سنة المغرب أيضاً: "بحر "قال في شرح المنية والأعدل ماقاله الهندواني اهـ (الدر مع الرد: ۲/ ۱۳۱) ومثله في الهندية: ۱/ ۱۳۹ والبحر الرائق: ۲/ ۲۲۹، ۲۳۰).

اسی طرح علامہ ظفر احمد عثمانی حدیث براء بن عازب اور حدیث ابن عمر کے شرح میں لکھتے ہیں "دلالتهما على أداء الرواتب في السفر ظاهرة الخ....

اور ابن عمر کے دوسرے حدیث کے جواب میں لکھتے ہیں (فهو محمول على حال العجلة والسير وحديث الباب عن ابن عمر محمول على حال القيام والاطمنان الخ (اعلاء السنن :۷/ ۳۲۹).

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

اہم تنبیہ:

یاد رکھنا چاہئے کہ اگر سفر میں کسی نے کسی بھی حالت (حالت انتشار اور حالت اطمینان) میں سنتیں پڑھ لئے تو ثواب ضرور ہوگا گناہ نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ومعنی من لم یتطوع فی السفر قبول الرخصة ومن تطوع فله فی ذلک فضل کثیر وهو قول اکثر العلماء یختارون التطوع فی السفر اهـ (اعلاء السنن: ۳۲۲/۷)۔ اسی لئے نہایت اہتمام کرنا چاہئے کہ سنت چھوٹ نہ جائے خواہ کسی بھی حالت میں ہو۔

نوٹ: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سفر میں سنت نفل میں تبدیل ہوتی ہیں لیکن ہمارے ہاں سنت سفر میں سنت ہی رہتی ہیں لیکن صرف غیر مؤکد ہوتی ہیں، علاوہ سنت فجر کے کہ وہ سفر و حضر دونوں میں مؤکد ہی ہیں۔ علامہ عثمانی لکھتے ہیں (ولكن التأكيد لايبقى فى السفر للراتبة مطلقاً غير سنة الفجر كما يفيد اختلاف العلماء فى فعلها وتركها واختلاف الآثار عن النبى صلى الله عليه وسلم فتبقى الرواتب فى السفر سنة غير مؤكدة ولاتلتحق بالتطوع المطلق كما زعمه ابن القيم الخ (اعلاء السنن ۳۲۹/۷) . والله اعلم بالصواب .

☆.....☆.....☆

☆.....☆

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

مدارس میں طلباء کے قیام کا حکم

سوال: اکثر طلباء دینی مدارس میں ایک سال کی تعلیم کی غرض سے داخلہ لیتے ہیں بعض افراد تو باقاعدہ مقیم ہوتے ہیں اور بعض افراد ہر جمعہ گھر آتے جاتے ہیں اور مدرسہ میں باقاعدہ پندرہ دن کی اقامت نہیں کرتے ہیں تو کیا یہ طلباء مدرسہ میں مقیم ہیں یا مسافر ہیں؟

جواب: آپ جتنا بھی فقہی ذخیرہ کتب کا مطالعہ کریں تو تمام کتابوں میں یہ مسئلہ واضح طور پر سامنے آئیگا کہ ایک جگہ میں پندرہ دن اقامت کرنے کی نیت ضروری ہے پندرہ دن گزارنا ضروری نہیں ہے ورنہ پھر تو یہ کہا جاتا کہ پندرہ دن گزارنے کے بعد آدمی مقیم شمار ہوگا، صورت مسئولہ میں جب ایک طالب علم نے ایک سال کی نیت سے مدرسہ میں داخلہ لیا اور بستر ڈال دیا تو یہ طالب علم ایک سال علم حاصل کرنے کی نیت سے مقیم ہوا اور اس کے لئے باقاعدہ پندرہ دن گزارنا ضروری نہیں ہے کیونکہ جس شخص نے ایک سال کی اقامت کی نیت کی ہو تو اس میں پندرہ دن خود بخود داخل ہیں اور صحت اقامت کے لئے نیت کرنا کافی ہے نہ کہ پندرہ دن باقاعدہ گزارنا، لہذا ایک سال کی نیت سے داخلہ لینے والے تمام طلباء مدارس میں مقیم ہیں جمعہ کے دن گھر جانے سے ان کی اقامت باطل نہیں ہوتی ہے۔

قال العلامة ابن نجيم كوطن الاقامة يبقى ببقاء الثقل وان اقام بموضع آخر، البحر الرائق، ج۲/۱۳۶.

وقال الشيخ ابراهيم الحلبي الحنفي رحمه الله: وفي الفتاوىٰ الغيائية المسافر اذا دخل مصراً وهو على عزم أنه متى حصل غرضه خرج

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

لایصیر مقیماً وإن مکث سنةً إلا اذا کان مقصوداً یعلم أنه لایحصل فی اقل من خمسة عشر یوماً فإنه یصیر مقیماً وإن لم ینو الاقامة انتهیٰ .

(حلبی کبیر : فصل فی صلوٰة المسافر ،ص ۵۴۰)

☆.....☆.....☆

☆....☆

قارئین حضرات سے گزارش

جملہ قارئین سے مؤدبانہ گزارش کی جاتی ہے کہ رسالہ ھذا میں اگر کوئی جگہ قابل اصلاح ہو یا کسی مسئلے میں قلمی غلطی ہوئی ہو یا کوئی حوالہ درست نہ ہو تو بندہ کو اس پر مطلع کرتا رہے ، تاکہ آئندہ طباعت میں کمی کوتاہی درست کیا جائیں ۔ بندہ آپ حضرات کا شکر گزار ہوگا ۔

غلام قادر نعمانی عفی عنہ

☆....☆....☆

☆....☆

☆

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

رَأَيتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوكَباً (الآیۃ)

مقالات... نعمانی

مصنف

مفتی غلام قادر نعمانی مدظلہم

* اجتماعی اجتہاد کا تصور
* ماضی میں اجتہاد کی کاوشیں
* فقہ حنفی کی عالمگیریت
* قسطوں پر خرید و فروخت کی شرعی حیثیت
* مبیعہ کی کاغذات رھن میں رکھنے کی شرعی حیثیت
* اسلامی فوجداری نظام میں اعتدال
* غیرت کے نام پر قتل اور اسلام کا نقطہ نظر
* مردہ انسان کے اعضاء کی قطع و برید جائز نہیں
* افیون کا کاروبار شریعت کی نظر میں
* وحدت رمضان وعیدین
* مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی آراء پر ایک نظر

زیر اہتمام

مفتی ریاض اللہ حقانی

(نریاب۔ ہنگو)

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

ترجیح الراجح بالروایة

فی مسائل الهدایة

یعنی بیان

القول الراجح

الجزء الاول

فی المسائل الاختلافیة (فی المذهب الحنفی)

التی ذکرها الشیخ برهان الدین المرغینانی

فی کتابه المسمی بالهدایة

تحقیق:

المفتی غلام قادر النعمانی حفظه الله
الأستاذ بکلیة التخصص فی الفقه والافتاء
بجامعة دار العلوم الحقانیة اکوره ختک

ترتیب: شرکاء التخصص فی الفقه

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

اتباعِ سُنّت

اور

مذہبِ حنفیّت

تین مسائل پر
مدلل و مفصل بحث

۱
اتباعِ صحابہ ہدایت
ہے ضلالت نہیں

۲
تقلید اطاعت ہے
شرک و بدعت نہیں

۳
احناف کے اعمال
سُنّت کے موافق
ہیں مخالف نہیں

تالیف:
حضرت مولانا مفتی غُلام قادر نعمانی حفظہ اللہ تعالیٰ
نگران شعبہ تخصص و افتاء، جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

باھتمام:
مُفتی ریاض اللہ حقّانی

ناشر
مؤتمر المصنّفین دارُالعُلوم حقّانیہ اکوڑہ خٹک

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library

حقانی پرنٹرز

مکتبہ رشیدیہ اکوڑہ خٹک

فون: 0344-9084693

Brought to You By :www.e-iqra.info || An Authentic Islamic Books Digital Library